ملفوظات
اعلیحضرت بریلوی رح

حصّہ سوم

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ۔ کراچی

بابو برکت علی ولد امام دین

سکنہ داواں

بقلم خود

مسلمانانِ عالم کیلئے ایک اعلیٰ ترین

دستورُ العمل

یعنی

ملفوظات حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ھ

حصّہ سوم

مؤلف و مرتب

فاضل نوجوان عالی جناب مولوی محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب
قادری نوری سلّمہ

ناشر
مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

بعد عصر کسی صاحب نے ایک مریض کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا۔ یحذ بخار ہے اس پر ارشاد فرمایا۔ یحذ بخار کے تو یہ معنی ہیں کہ اُس کی انتہا ہی نہیں کبھی اترےگا ہی نہیں کو ستے تو آپ خود ہیں (پھر فرمایا) سورۂ مجادلہ جو اٹھائیسویں پارہ کی پہلی سورۃ ہے بعد عصر تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیے۔

عرض۔ عمامہ کے دونوں سرے کا مدار ہوں تو کیا حکم ہے

ارشاد۔ اس میں راجح یہ ہے کہ اگر چار اُنگل سے زائد ہے تو ممنوع ہے۔

عرض۔ حضور تانبے یا لوہے کی انگوٹھی کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ مرد و عورت دونوں کے لئے مکروہ ہے۔

عرض۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی جائز رکھی جائے جو اس سے بیش بہا ہے اور تانبے وغیرہ کی مکروہ۔

ارشاد۔ چاندی کی انگوٹھی تذکیر آخرت کے لئے جائز رکھی گئی ہے کہ سونا چاندی جنتیوں کا زیور ہے تانبے وغیرہ کا وہاں کیا کام (پھر فرمایا) ایک صاحب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اُن کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا مالی اریٰ فی یدک حلیۃ الاصنام کیا ہوا کہ میں تمھارے ہاتھ میں بتوں کا زیور

ف دفع بخار کا عمل، ف ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی انگوٹھی مرد کو جائز ہے۔

دیکھتا ہوں انہوں نے اتار کر پھینکدی دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ ارشاد فرمایا مالی اری فی یدک حلیۃ اھل النار کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں انھوں نے اتار کر پھینکدی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ ارشاد فرمایا اتخذہ من الورق ولا تتمہ مثقالا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

عرض۔ ٹوپی یا کپڑے وغیرہ میں سچا کام ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ اگر چار انگل تک ہے تو حرج نہیں اور اگر چند بوٹیاں اور ہر ایک چار انگل سے زیادہ نہیں اور دور سے دیکھنے میں فصل معلوم ہوتا ہو جب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ جمع کرنے سے چار انگل سے زیادہ ہو جائیں ہاں اگر بوٹی چار انگل سے زیادہ ہے یا مغرق ہے کہ دور سے فصل نہ معلوم ہوتا ہو تو ناجائز۔

عرض۔ انگوٹھی کونسی انگلی میں پہننا چاہیئے۔

ارشاد۔ بائیں ہاتھ میں بھی آیا ہے اور داہنے میں بھی لیکن بہتر یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بنصر (وہ انگلی جو چھنگلیا کے پاس ہے) میں پہنے۔

عرض۔ اپنا نام اگر انگوٹھی میں کندہ ہو تو بیت الخلا میں جا سکتا ہے یا نہیں

ارشاد۔ نام اگر زیادہ معظم نہ ہو جب بھی حرفوں کی تعظیم تو چاہیئے اور اگر متبرک نام ہو تو پہن کر جانا ناجائز ہے ہاں جیب میں رکھ لے تو حرج نہیں۔

عرض۔ نگینہ پر کلمۂ طیبہ کندہ کرانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ تبرکاً جائز ہے اور مہر کی حیثیت سے حرام

عرض۔ اللہ صاحب کہنا کیسا ہے۔

ف سچا کام چار انگل ہو یا متفرق ہو کہ دور سے دیکھنے سے ایک سا معلوم نہ ہو تو اگرچہ چار انگل سے زائد ہو جائز ہے

ارشاد۔ جائز ہے حدیث میں ہے اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی المال والاھل والولد اور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو قرآن عظیم میں صاحب فرمایا گیا ہے۔ ماضل صاحبکم وما غوی ہ وما صاحبکم بمجنون لیکن اللہ صاحب کہنا اسمٰعیل دہلوی کا محاورہ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً ہمارے صاحب ہیں مگر نام پاک کے ساتھ صاحب کہنا آریہ و پادریوں کا محاورہ ہے اس لئے نہ چاہیئے (پھر فرمایا) آریہ۔ پادری وہابیہ سب ایک سے ہیں۔

ف مخمل کا مرد کے لئے حکم

عرض۔ مخمل مردوں کو جائز ہے یا نہیں

ارشاد۔ اگر اس پر ریشم کا رواں بچھا ہوا ہے تو ناجائز ہے ورنہ نہیں

عرض۔ حضور ریشم کا بھی یہی حکم ہے کہ چار انگل سے زیادہ ناجائز

ارشاد۔ ہاں اگر تبع مستقل ہو تو چار انگل تک جائز ہے مثلاً ٹوپی کی گوٹ جائز ہے لیکن رامپور جیسی ٹوپی کہ بعض چار انگل کی بھی نہیں ہوتی اگر ریشم کی ہو تو ناجائز ہے کہ وہ خود مستقل ہیں تبع مستقل نہیں ایسے ہی تعویذ کہ بعض ایک انگل کے بھی نہیں ہوتے ہیں لیکن چونکہ مستقل ہیں اس لئے اگر ریشم کے ہوں تو ناجائز

ف تانبے پیتل کے تعویذ کا حکم

عرض۔ تانبے پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ مرد و عورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے مرد کو حرام عورت کو جائز۔

ف سونے چاندی کی گھڑی کا حکم یونہی عورت کیلئے آرسی میں منہ دیکھنے کا

عرض۔ چاندی اور سونے کی گھڑی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ رکھ سکتا ہے البتہ اس میں وقت نہیں دیکھ سکتا کہ حرام ہے اسی طرح

ف ریشم بھی چار انگل ہو اور تابع ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز

آرسی پہننے میں عورت کے لئے کوئی حرج نہیں اور اس میں منہ دیکھنا حرام (پھر فرمایا) چاندی سونا صرف پہننا عورت کے لئے حلال ہے باقی طریق استعمال اُس کے لئے بھی حرام ہیں۔ ہاں کھانا دونوں کے لئے جائز ہے ورق چاندی سونے کے کھائیں یا ریزہ کرکے یا کشتہ بنا کر۔

عرض۔ جو درخت نجس پانی سے سینچا گیا ہو اس کے پھل کھانا جائز ہے؟

ارشاد۔ جائز ہے۔

عرض۔ جس گائے کو غصب یا سرقہ وغیرہ کا بھوسہ دیا جائے اس کا دودھ پینا کیسا ہے۔

ارشاد۔ دودھ حرام نہ ہوگا۔ ہاں تورع ایک بڑی چیز ہے ایک بی بی امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا میں اپنی چھت پر سیتی ہوں روشنی اتنی نہیں کہ سوئی میں سے اگر دوڑا نکل جائے تو ڈال سکوں بادشاہ کی سواری نکلتی ہے اس کی روشنی میں ڈورا ڈال سکتی ہوں یا نہیں کہ وہ روشنی ظالم کی ہے اس کے روپے میں حلال و حرام سب ہے آپ نے ان سے دریافت فرمایا تم کون ہو فرمایا میں بہن ہوں بشر حافی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی امام نے فرمایا ورع تمہارے گھر سے پیدا ہوا تمہارے لئے اس روشنی میں ڈورا ڈالنا جائز نہیں (پھر فرمایا) ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کرتے تھے ہزاروں روپے لوگوں پر قرض تھے تقاضے کے واسطے دوپہر کو تشریف لے جایا کرتے اور مقروض کی دیوار کے سائے سے علیحدہ کھڑے ہوتے کہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنے میں داخل نہ ہو جائے ایک شخص پر حضور کے دس ہزار آتے تھے وعدہ گزرے مدت ہو چکی تھی۔ ایک مرتبہ آپ تشریف لئے جاتے تھے سامنے سے وہ آتا تھا آپ کو دیکھ کر ڈر کے مارے ایک گلی میں ہو گیا۔ قسمت کی بات کہ وہ گلی دوسری طرف سے سربستہ تھی امام وہیں تشریف لے گئے فرمایا کیوں تم ادھر کیسے آ گئے۔ سبب بتایا کہ میں حضور کا مقروض ہوں وعدہ گزر گیا میں ڈرا کہ حضور تقاضا فرمائیں گے اور میرے پاس اس وقت موجود

نہیں اس لئے میں اس طرف آگیا۔ فرمایا دس ہزار بھی ایسی چیز ہیں کہ کسی مسلمان کا قلب پریشان کیا جائے میں نے معاف کئے۔

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جا سکتا ہے۔ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب بلوائیوں نے بلوہ کیا تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور تھا امیر المومنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے نماز بھی وہی پڑھاتے تھے سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ ارشاد فرمایا لوگ جب برائی کریں تو ان سے علیحدہ ہو اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔

عرض۔ حضور اگر صاحب سجادہ بد مذہب ہو

ارشاد۔ اگر آپ صاحب سجادہ کے پاس جانا چاہتے ہیں تو نہ جایئے اور صاحب مزار کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں تو جایئے۔

عرض۔ حضور بعض احادیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ جاؤ ہمارا ایک بندہ فلاں پہاڑ پر ہے اس سے علم حاصل کرو یہ واقعہ توریت مقدس سے پہلے کا ہے یا بعد کا

ارشاد۔ توریت مقدس سے بہت پیشتر[ع] کا واقعہ ہے۔

عرض۔ اگر اس کو توریت مقدس سے بعد کا مانا جائے تو یہ اعتراض لازم آئے گا کہ توریت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لَّعَلَّھُمْ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ جب توریت تفصیل[ف] کل

ع میرے خیال میں پیشتر کی جگہ بعد ہونا چاہیئے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث انکم علی علم علمکم اللہ لا اعلمہ سے اس کی طرف اشارہ ہے۔ نیز قیام موسیٰ خطیبا فی بنی اسرائیل بھی اسی کو چاہتا ہے ۱۲

ف اس کی تحقیق کہ توریت تفصیل کل شے نہ تھی۔

شے ہے تو دوسرے علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت۔

ارشاد۔ کوئی اعتراض نہیں توریت کا تفصیل کل شی ہونا فرمایا ہے اس تفصیل کا باقی رہنا کہیں نہیں فرمایا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب توریت لے کر آئے یہاں دیکھا کہ لوگ گئوسالہ کے آگے سجدہ کرتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں آپ کی شانِ جلال کی یہ حالت تھی کہ جس وقت جلال طاری ہوتا۔ آدھ گز آگ کا شعلہ کلاہ مبارک سے اوپر کو اٹھتا جلال میں آکر الواح توریت پھینکدیں وہ لوٹ گئیں امام مجاہد تلمیذ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ تفصیل کل شی اڑ گئی صرف احکام باقی رہ گئے۔

عرض۔ حضور(ف) الواح توریت تو کلام خدا ہے ان کے ساتھ حضرت موسیٰ نے یہ برتاؤ کس طرح کیا۔

ارشاد۔ حضرت(ف) ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں اور آپ کے بڑے بھائی اور نبی(ف) کی تعظیم فرض ہے ان کے ساتھ تو آپ نے جلال کے وقت یہ کیا اخذ(ف) برأس اخیہ یجرہ الیہ اُن کا سر اور ڈاڑھی پکڑ کر کھینچنے لگے جانے دیجئے یہ تو آپ کے بڑے بھائی تھے۔ شب معراج میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ کوئی شخص رب عزوجل کے حضور بلند آواز سے کلام کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے جبریل یہ کون شخص ہیں۔ عرض کی موسیٰ ہیں۔ فرمایا کیا اپنے رب پر تیزی کرتے ہیں۔ عرض کیا قد عرف ربہ حدتہ ان کا رب جانتا ہے کہ اُن کا مزاج تیز ہے خیر ان کو بھی جانے دیجئے وہ جو رب عزوجل سے عرض کی ہے ان ھی الا فتنتک یہ سب تیرے ہی فتنے ہیں یہاں کیا کہئے گا ام المومنین صدیقہ

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب الواح توریت پھینکیں اور توریت کلام اللہ ہے یہ کیونکر جائز تھا۔ اس کا جواب، ف حضرت ہارون بڑے بھائی تھے ف نبی کی تعظیم فرض ہے،

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شدت جلال کے چند واقعات۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں۔ دوسرا کہے تو گردن ماری جائے اندھوں نے صرف شانِ عبدیت دیکھی شان محبوبیت سے آنکھیں پھوٹ گئیں۔

عرض۔ حضور[ف۱] یہ امام مجاہد کا قول ہے اور وہ بھی خبر احاد ہے۔

ارشاد۔ تو اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے قرآن ایک حرف نہیں چل سکتا تاوقتیکہ احادیث۔ اور ائمہ کے قول کو نہ مانا جائے

عرض۔ ائمہ سے مراد ائمۂ تفسیر ہیں۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ بہت مقامات پر ائمۂ تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے یا اور ائمہ مثلاً خازن وغیرہ نے تبیانا لکل شئی کو مخصص بنا لیا ہے۔

ارشاد۔ قاضی بیضاوی یا خازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں[ف۲] کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ ائمہ[ف۳] صحابہ ہیں اور تابعین عظام، تفسیر میں بھی عظام کی تخصیص ہے (پھر اصل جواب کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا) قرآن عظیم میں یہ فرمایا ہے کہ توریت میں ہم نے تفصیل کل شئی کی تھی یہ نہیں فرمایا کہ وہ تفصیل ہمیشہ باقی رکھی جائے گی تو اب اس کا تفصیل کل شے ہونا تو قطعی مگر اس کا تفصیل کل شئی رہنا یہ ظنی اور خبر احاد بھی مفید ظن اور ظن ظن کا مقابل ہو سکتا ہے جب خبر احاد سے ثابت ہو گیا کہ توریت میں تفصیل کل شئی نہ رہی تو مان لیا گیا۔

ف۱ اس شبہ کا جواب کہ توریت کو قرآن عظیم نے تفصیل کل شے فرمایا اور مجاہد کا قول اور وہ بھی خبر احاد قرآن عظیم کے مقابل کیوں کر معتبر ہوگا۔ ف۲ قاضی بیضاوی وخازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں۔ ف۳ ائمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابعین وہ بھی عظام۔

عرض: حضور اسی طرح قرآن کو فرمایا گیا ہے تبیانا لکل شی یہ نہیں فرمایا گیا کہ تبیاناً لِکُلِّ شَیئٍ باقی رہے گا تو علم ماکان ومایکون کس طرح ثابت ہوگا

ارشاد: بلاشبہ اگر اس کے خلاف کسی حدیث میں آیا ہو کہ تبیاناً لِکُلِّ شی باقی نہ رہا تو مان لیا جائے گا۔ لیکن خلاف آنا تو درکنار احادیث صحیحہ میں اُسکی تائید ہی آئی ہے۔ البتہ فا مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ وہ سرے ہی سے نبوت کا منکر ہے۔ نبوت فا کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو۔ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب امام ابن حجر مکی مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں النبوۃ ماخوذۃ من النباء بمعنی الخبر ای اطلعہ اللہ تعالیٰ علی الغیب نبوت غیب پر مطلع ہونے کا نام ہے

عرض: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم غیب کی تعریف کرتے ہیں وہ علم جو بلا واسطہ ہو اور اس معنی سے علم غیب کا مطلقاً منکر ہو تو اُس پر کیا حکم ہے۔

ارشاد: علم فا بلا واسطہ کے ساتھ غیب کو خاص کرنا قرآن کے خلاف ہے قرآن فرماتا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا واسطہ کے بتانے پر بخیل نہیں ہیں یہ تو کفر ہو جائے گا جو شخص ذرہ برابر غیر خدا کے لئے علم بلا واسطہ مانے کافر ہے اگر کوئی انسان کے معنی پاگل کے گھڑ لے تو وہ خود پاگل ہے اللہ فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کیا بلا واسطہ اپنے رسولوں کو علم دیتا ہے۔

عرض: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا جب اس کے الفاظ محفوظ ہوئے تو معانی کی حفاظت ضرور کہ

ف۱ علم غیب کی جلیل بحث، ف۲ نبوت کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو۔

ف۳ علم بلا واسطہ ہی کو غیب کہنا خلاف قرآن ہے۔

معانی الفاظ سے منفک نہیں ہو سکتے اور معانی قرآن عظیم کی صفت تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہے تو قرآن عظیم ہی سے تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ کا دوام ثابت ہوگیا۔

ارشاد۔ قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگرچہ معانی اُن الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم میں ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ۔

عرض ماشاء اللہ تو مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ میں ہے اور اللہ فرماتا ہے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ۝ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ ہم تم کو پڑھاویں گے پھر تم نہ بھولو گے مگر اللہ چاہے اس سے لازم آتا ہے کہ مَاشاء اللہ کا علم حضور کو نہ رہا حالانکہ وہ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ میں سے ہے۔

ارشاد۔ مَاشَاءَ اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے مَاکان وَمَا یکون میں داخل نہیں مَاکَانَ وَمَا یکون تو ان حوادث کا نام ہے جو اوّل روز سے آخر روز تک ہوئے اور ہوں گے۔

عرض۔ سمدھن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ خورجی جو گھوڑے کی زین میں لٹکی رہتی ہے اس میں قرآن شریف رکھا ہو ایسی حالت میں سوار ہو سکتا ہے؟

ارشاد۔ اگر گلے میں نہیں لٹکا سکتا ہے اور خورجی میں رکھنے پر مجبور محض ہے تو جائز ہے۔

عرض۔ بعد طلوع فجر کے سنت الفجر میں تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نیت جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ کہ بعد طلوع فجر سوائے سنت فجر کے اور کوئی نفل پڑھنا

ناجائز ہے ہاں بغیر نیت کے تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد سنت فجر ہی سے ادا ہو جائیں گی۔

جس کے بچے نہ جیتے ہوں وہ کیا کرے

عرض حضور ۱۲ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی کی عمر ۳ سال کسی کی دو سال کسی کی ایک سال ہوئی اور سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان فی الحال صرف ایک لڑکی تین سالہ حیات ہے حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے۔ اب جو حمل ہو اُسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دیجئے اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہئے اس وقت سے ان شاء اللہ تعالیٰ بندوبست کیا جائے اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھئے اور ایک ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت۔ جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳-۳ بار صبح و شام اور سوتے وقت پڑھیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلے سے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر پڑھیں کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا منہ اور سینے اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیریں۔ دوبارہ ایسے ہی سہ بارہ ایسے ہی اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوا لیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد

جس ترکیب سے بتایا جائے اسے روشن کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لئے بھی روشن کیجئے وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر و آسیب و مرض تینوں کے دفع میں مجرب ہے بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی معاً سب سے پہلے اس کے کانوں میں، یا اذانیں دی جائیں ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین بار تکبیر بائیں میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے دیر کرنے میں شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینے پر پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر ساتویں سال سے سالانہ یہ تول اس لڑکی کے لئے بھی کیجئے۔ چوتھے سال میں ہے تو ہر چار مہینے پر تولئے مکان میں سات دن تک مغرب کے وقت ۷-۷ بار اذان باواز بلند کہی جائے اور تین شب کسی صحیح خواں سے پوری سورۂ بقر ایسی آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازہ سے باہر بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھ کر بایاں پیر پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو داہنا پاؤں پہلے نکالیں اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کے لئے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھئے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہیں ان باتوں کا التزام رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی خلل نہ ہونے پائے گا

بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب

عرض۔ حضور بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے۔

ارشاد۔ (۱) چراغ معلّق روشن کیا جائے گا کسی چھینکے یا قندیل میں (۲) روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلّہ یا انگوٹھی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم

ہونے پر وہ مساکین مسلمین پر تصدق کریں (۳) چراغ باوضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو اور مرد بہتر ہے (۴) مرض ہلکا ہو تو چراغ روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے تین گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر (۵) مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اسی کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی لَو کو دیکھے (۶) جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھرالیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھدیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کر اس طرف روشن کریں (۷) اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لَو کے پاس سونا رکھیں (۸) جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے نہ سوائے مریضہ کے کوئی عورت حیض یا نفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت (۹) اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الٰہی و درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستگی سے کہدیں چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو و بیہودہ بات وہاں ہونے پائے (۱۰) جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا منہ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ اصلا نہ کھلنے پائے (۱۱) چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یاد رکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکل اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا چاہئے کہ پہلے دن قصداً کچھ دیر کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی دن چراغ روشن ہو کر اُس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے (۱۲) جب چراغ بڑھانے کا وقت

آئے کوئی با وضو شخص پڑھائے اور اس وقت یہ کہے السلام علیکم ارجعوا ما جورین
(۱۳) روز نیا پھلیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آج مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔
(۱۴) جس کے لئے چراغ روشن ہوا اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔

عرض۔ ایک صاحب کی لڑکی بلاناغہ کچھ عرصہ سے سورہ مزمل شریف پڑھا کرتی تھی بلکہ قریب نصف کے حفظ بھی تھی ان صاحبزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ارشاد۔ لاحول شریف ۶۰ بار، الحمد شریف اور آیۃ الکرسی ایک ایک بار تینوں قل تین بار پانی پر دم کر کے پلائیے۔

عرض۔ کیا آیات قرآنی بھی یہ اثر رکھتی ہیں

ارشاد۔ جو قیود عامل بتاتے ہیں انکی پابندی نہ کرنے سے ایسا ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمبل اوڑھنا ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں حدیث شریف سے ثابت ہے۔

پیراہنِ اقدس کا ذکر

عرض۔ پیراہن اقدس میں کیا کیا کپڑے ہیں۔

ارشاد۔ ردا۔ تہ بند، عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیض اور ٹوپی پاجامہ ایک بار خریدنا لکھا ہے۔ پہننے کی روایت نہیں عورتیں بھی تہ بند ہی باندھتی تھیں ایک بار حضور تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک بیوی کا پاؤں پھسلا روئے مبارک اس طرف سے پھیر لیا۔ صحابہ نے عرض کیا حضور وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے۔ ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ اے اللہ بخشدے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں اور غالباً پاجامہ تنگ تھا اس واسطے کہ اگر ڈھیلا ہوتا تو اس میں بھی تہ بند کی طرح کھل جانے کا احتمال ہو سکتا تھا۔

موم بتی جس میں چربی ہوتی ہے اس کا حکم

عرض۔ موم بتی جس میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں۔
ارشاد۔ اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہے تو جائز ہے ورنہ مسجد ہی میں نہیں ویسے بھی جلانا نہ چاہیئے۔

عرض۔ یہ جو جرمن وغیرہ غیر ولایتوں سے آتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔
ارشاد۔ ان کا بھی وہی حکم ہے اس واسطے کہ چربی اور گوشت کا ایک حکم ہے اگرچہ گائے ہو یا بکری کسی مسلمان سے کوئی ہندو یا نصرانی چربی لے گیا اور تھوڑی دیر میں واپس لائے اور کہے یہ وہی چربی ہے جو ابھی ابھی تم سے لے گیا ہوں اس کا لینا حرام ہے النصرانیۃ لاذبیحۃ لہ بخلاف یہودیوں کے کہ ان کے یہاں اب تک ذبح کرنے کا اہتمام ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے الیھودیۃ یذبح أو یاکل ذبیحۃ المسلم نصرانی و یہودی کافر دونوں ہیں کہ ایک محبوبان خدا کی محبت میں اور دوسرے عداوت میں کافر ہوئے قرآن عظیم میں یہودیوں کو مغضوب علیھم اور نصاریٰ کو ضآلین فرمایا یہی وجہ ہے کہ آج روئے زمین پر کوئی یہودی ایک گاؤں کا بھی حاکم نہیں بخلاف نصاریٰ کے ان کی سلطنت ظاہر ہے اور بعینہ یہی مثال روافض و وہابیہ کی ہے کہ روافض مثل نصاریٰ کے محبت میں کافر ہوئے اور وہابیہ مثل یہود کے عداوت میں۔

عرض۔ امام مسافر کے پیچھے مقتدی مقیم کو ایک رکعت ملی تو بقیہ نماز میں قرأت کس طرح کرے۔

ارشاد۔ پہلے دو رکعت مثل لاحق کے بغیر قرأت بقدر سورۂ فاتحہ قیام کر کے قعدہ کرے اور پچھلی رکعت میں قرأت کرے۔

جماعت ثانیہ اگر نہ ملنے کا خوف ہو سنت فجر پڑھے یا نہیں اصل نماز جماعت اولیٰ ہے

عرض۔ جماعت ثانیہ جس وقت شروع ہو سنت ظہر اس وقت پڑھنا

جائز ہے یا نہیں یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے قعدہ نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں یا کیا۔

ارشاد - جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑے اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکانوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوتیں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کے مکانوں کو جلوا دیتا ایک مرتبہ مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ مارہرہ مطہرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہو گئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قبلہ نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے ارشاد فرمایا عبد القادر نماز تو ہو گئی - تو اصل نماز جماعت اولیٰ ہی ہے۔

> اس کی وجہ کیا ہے کہ جب چھ آدمی ہوں تو نماز جنازہ میں تین صفیں یوں ہو کہ پہلی میں تین اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی ہو

عرض - نماز جنازہ میں تو تین صف کرنے کی فضیلت ہے اس کی ترکیب در مختار و کبیری میں یہ لکھی ہے کہ پہلی صف میں تین دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی کھڑا ہو اس کی کیا وجہ ہے ہر صف میں دو دو کھڑے ہو سکتے تھے۔

ارشاد - اقل درجہ صف کامل کا تین آدمی ہیں اس واسطے صف اول کی تکمیل کر دی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کے برابر دو آدمیوں کا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے اور تین کا مکروہ تحریمی - کیونکہ صف کامل ہو گئی اور اس صورت میں امام کا صف میں کھڑا ہونا ہو گیا اور پنج وقتہ نماز میں بھی - بعض صورتوں میں تنہا صف میں کھڑا ہونا ناجائز نہیں ہے - مثلاً دو مرد اور ایک عورت ہے تو عورت پچھلی صف میں تنہا کھڑی ہو گی۔

عرض - ایام وبا میں بعض جگہ دستور ہے کہ بکرے کے داہنے کان میں سورہ یٰسین شریف اور بائیں میں سورۂ مزمل شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں اور شہر کے ارد گرد پھرا کر چھوڑا ہے پر ذبح کرتے ہیں اور اس کی کھال وسری زمین میں دفن کر دیتے

ہیں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ کھال دفن کرنا حرام ہے کہ اضاعت مال ہے اور چوراہے پر لے جاکر ذبح کرنا جہالت اور بیکار بات ہے اللہ کے نام پر ذبح کرکے مساکین کو تقسیم کردے۔

عرض۔ کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہئے۔

ارشاد۔ ہاں کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضرور نہیں سامعین کی طرف منہ ہونا چاہیے خطبۂ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کرکے پڑھا جانا مشروع ہے

عرض۔ معلّم کی اگر تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

عرض۔ میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ نہیں چاہئے۔

عرض۔ نوشہ کے ابٹن ملنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ خوشبو ہے۔ جائز ہے۔

عرض۔ اگر بیسلپور سے بدایوں جانا ہے اور راستے میں بریلی اترا تو قصر کرے گا یا نہیں

ارشاد۔ اس صورت میں قصر نہیں کہ سفر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

عرض۔ ایک شخص بریلی کا ساکن مرادآباد میں دوکان کھولے اور ہمیشہ وہاں تجارت کا ارادہ ہو اور کبھی کبھی اپنے اہل و عیال کو بھی لے جایا کرے اس صورت میں مرادآباد وطن اصلی ہوگا یا وطن اقامت۔

ارشاد۔ وطن اصلی نہ ہوگا ہاں اگر وہاں نکاح کرلے تو ہو جائے گا۔

عرض۔ اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے اگرچہ بامن پڑھا دے چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہٰذا احتراز لازم ہے۔

عرض۔ ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کرے۔

ارشاد۔ ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔

عرض۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوحرج نہیں اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے۔

سیاہ خضاب حرام ہے

عرض۔ خضاب سیاہ اگر وسمہ سے ہو۔

ارشاد۔ وسمہ سے ہو یا تسمہ سے سیاہ خضاب حرام ہے۔

عرض۔ کوئی صورت بھی اس کے جواز کی ہے۔

ارشاد۔ ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔

عرض۔ اگر جوان عورت سے مرد ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہو سکتا۔

عرض۔ بعض کتب میں ہے کہ وقت شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسمہ کا خضاب تھا۔

ارشاد۔ حضرت امام حسن و حسین و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم خضاب وسمہ کا کیا کرتے تھے کہ یہ سب حضرات مجاہدین تھے۔

عرض۔ نماز قصر نہ تھی اور قصر پڑھی تو اعادہ ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ ضرور اعادہ ہوگا کہ سرے سے نماز ہی نہ ہوئی

عرض۔ ایک گاؤں میں مسجد بالکل ویرانہ میں ہے اس کے متصل ایک کمہار کا مکان ہے مسجد مذکور میں نماز بھی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے اور لوگ

کوڑا وغیرہ ڈالتے ہیں وہ کمہار زمین مسجد کو خریدنا چاہتا ہے آیا اس کی بیع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حرام ہے اگرچہ زمین کے برابر سونا دے مسجد کے لئے جو لوگ ایسا کریں اُن کی نسبت قرآن عظیم فرماتا ہے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ دنیا میں ان کے لئے رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

عرض۔ نماز جنازہ کی تعجیل سے کیا مراد ہے۔

ارشاد۔ غسل و کفن بغیر تو نماز پڑھ سکتے ہی نہیں ہاں اس کے بعد تاخیر نہ کرے بعض لوگ شب جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز جمعہ میں کثرت ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے اور اگر قبر تیار ہونے سے پیشتر کسی عذر سے تاخیر کی جائے تو حرج نہیں۔

عرض۔ مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علمائے کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے (پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں۔ قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

عرض۔ معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوشدامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بشہوت لگائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو جب تو نہیں ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

عرض۔ یہ جو مولود شریف کی بعض کتب میں لکھا ہے کہ جس رات آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں دو سو عورتیں رشک و حسد سے مر گئیں یہ صحیح ہے یا نہیں

ارشاد۔ اس کی صحت معلوم نہیں البتہ چند عورتوں کا بہ تمنائے نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر جانا ثابت ہے۔

عرض۔ اسقاط ف کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآن عظیم دیا جاتا ہے اس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ جس قدر ہدیہ قرآن عظیم کا بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائیگا

عرض۔ ثمن کے اندر عاقدین مختار ہیں جتنا چاہیں طے کریں

ارشاد۔ یہاں کہ صدقہ دیا جا رہا ہے وہی بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہو گا

عرض۔ خطبہ کے وقت عصا ہاتھ میں لینا سنت ہے یا کیا۔

ارشاد۔ اختلاف ہے علما کا بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض مکروہ بتلاتے ہیں۔

جب سنت کراہت متعارض ہوں تو ترک اولیٰ ہے

عرض۔ سنت و مکروہ میں تعارض ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

ارشاد۔ ترک اولیٰ ہے جامع الرموز میں محیط سے نقل کیا ہے کہ سنت ہے اور محیط ہی میں ہے کہ مکروہ ہے اسی کو ہندیہ میں نقل کیا ہے۔

دیہات میں جمعہ جائز نہیں جو پڑھتے ہوں انہیں منع نہ کیا جائے

عرض۔ دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کے مسائل و رسائل علما نے لکھے ہیں اس سے اہل دیہات بہت پریشان ہیں۔

اشاد۔ مذہب حنفی میں جمعہ و عیدین جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہے وہاں منع نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہے وہاں قائم نہ کیا جائے آخر شافعی مذہب پر تو

ف اسقاط میں قرآن عظیم دینے سے اتنا ادا ہو گا جو اس قرآن عظیم کا بازار میں ہدیہ ہے۔

ہو ہی جائے گا۔ ایسی صورت میں جہلا جمعہ تو جمعہ ظہر بھی چھوڑ دیں گے اَرَأَیْتَ الَّذِی یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی سے خوف کرنا چاہیئے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا جب وہ پڑھ چکا تو مسئلہ تعلیم فرما دیا۔

عرض۔ حضور کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔

عرض۔ حضور کی قسم کھانا جائز ہے۔

ارشاد۔ نہیں

عرض۔ کیا بے ادبی ہے۔

ارشاد۔ ہاں

عرض۔ خلال تانبے پیتل کا گلے میں لٹکانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ ناجائز ہے کیونکہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے ویسے جائز ہے اور سونے[ف۱] چاندی کا حرام ہے۔ بلکہ عورتوں کو بھی ایسے[ف۲] ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے اور گھڑی[ف۳] کی چین بھی عام ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔

عرض۔ جوان غیر محرم عورت کے سلام کا جواب دینا چاہیئے یا نہیں

ارشاد۔ دل میں جواب دے۔

عرض۔ اگر غائبانہ محرم کو سلام کہلائے۔

ارشاد۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ع بساکیں آفت از گفتار خیزد۔

ف۱ تانبے پیتل کا خلال گلے میں لٹکانا جائز نہیں، ف۲ سونے چاندی کا خلال مرد و عورت سب پر حرام ہے، سونے چاندی کے برتن کا استعمال عورت مرد سب پر حرام۔

ف۳ گھڑی کی چین کسی دھات کی نہ چاہیئے۔

عرض۔ سنتہ الفجر اول وقت پڑھے یا متصل فرضوں کے۔
ارشاد۔ اوّل وقت پڑھنا اولیٰ ہے حدیث شریف میں ہے جب انسان سوتا ہے شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے۔ جب صبح اٹھتے ہی وہ رب عزوجل کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کے بعد دوسری اور جب سنتوں کی نیت باندھی تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ لہٰذا اول وقت سنتیں پڑھنا اولی ہے۔
عرض۔ ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کر سکتا ہے۔
ارشاد۔ بلا عذر نہ چاہئے۔
عرض۔ سنت جمعہ اگر خطبہ شروع ہونے کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھے یا نہیں۔
ارشاد۔ پڑھے اور ضرور پڑھے۔
عرض۔ بعض جگہ دستور ہے کہ مسلمان ہندو کی آڑہت میں مال فروخت کرتا ہے اور اس صورت میں ہندو کو کمیشن دینا پڑتا ہے اور وہ لوگ کمیشن کے ساتھ چار آنے سینکڑہ اس بات کا لیتے ہیں کہ اس رقم کا اناج خرید کر کبوتروں کو ڈالا جائے گا یہ دینا جائز ہے یا نہیں۔
ارشاد۔ اگر جانوروں کے لئے پس کچھ حرج نہیں البتہ بُت وغیرہ کے لئے ناجائز ہے۔
عرض۔ دستِ غیب وکیمیا حاصل کرنا کیسا ہے۔
ارشاد۔ دست غیب کے لئے دعا کرنا محال عادی کے لئے دعا کرنا ہے جو مثل محال عقلی وذاتی کے حرام ہے اور کیمیا تضیع مال ہے اور یہ حرام ہے آج تک کہیں ثابت نہیں ہوا کہ کسی نے بنالی ہو کَبَاسِطِ کَفَّیۡهِ اِلَی الۡمَآءِ

؎ جیسے کوئی دونوں ہاتھ پھیلائے پانی کی طرف بیٹھا ہو اور وہ پانی یوں اُسے پہنچنے والا نہیں ۱۲

لیبلغ فاہُ وماھُو ببالغہٖ دست عیب جو قرآن عظیم میں ارشاد ہے اس کی طرف لوگوں کو توجہ ہی نہیں کہ فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجاً و یرزقہٗ من حیث لا یحتسب ٥ یتقِ اللہ ——— پر عمل نہیں ورنہ حقیقتاً سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے ان کا مدینہ منورہ سے بھیجا ہوا ایک خط اتوار کے روز مجھے ملا جس میں پچاس روپے کی طلب تھی بدھ کے روز یہاں سے ڈاک جاتی تھی جو ہفتہ کو ڈاک کے جہاز میں روانہ ہو جاتی تھی۔ پیر کے دن تو مجھے خیال ہی نہ رہا منگل کے روز یاد آیا دیکھا تو اپنے پاس پانچ پیسے بھی نہیں وہ دن بھی ختم ہوا۔ نماز مغرب پڑھ کر اور یہ فکر کہ کل بدھ ہے اور ابھی تک روپے کی کوئی سبیل نہیں میں نے سرکار میں عرض کیا کہ حضور ہی میں بھیجنا ہیں عطا فرمائے جائیں کہ باہر سے حسین میاں (اعلیٰ حضرت مدظلہٗ کے بھتیجے) نے آواز دی "سیٹھ ابراہیم بمبئی سے ملنے آئے ہیں" میں باہر آیا اور ملاقات کی۔ چلتے وقت اکیاون روپے انھوں نے دیئے حالانکہ ضرورت صرف پچاس روپے کی تھی یہ اکیاون روپے یوں تھے کہ ایک روپیہ فیس منی آرڈر کا بھی تو دینا پڑتا غرض صبح کو فوراً منی آرڈر کر دیا۔

مؤلف۔ یہ ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب

عرض۔ بعض اکابر اولیائے کرام سے کچھ کلمات ایسے صادر ہوئے جو بظاہر خلاف شریعت ہیں اس میں ان کو معذور رکھا جاتا ہے اور ان کلمات کی تاویل کی جاتی ہے اگر کوئی اس زمانہ میں ایسے الفاظ کہے اُس کو کیوں نہیں معذور رکھا جاتا۔

ارشاد۔ اگر اس کی ولایت ثابت ہو جائے تو اس کو معذور رکھا جائے گا۔

ؔ اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اُسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو ۱۲

معرفت ولایت کا طریقہ

عرض۔ ثبوت ولایت کا کیا طریقہ ہے۔
ارشاد۔ اطباق ائمہ کا علما کا جمہور کا سواد اعظم کا۔ سواد اعظم جسکو ولی مان رہا ہے وہ بے شک ولی ہے اور اگر یہ شرط نہ لگائی جائے بلکہ جس کسی کو بھی خلاف شریعت الفاظ بکتے سنئے اس کو معذور رکھئے تو ہر شرابی ہر بھنگڑ جو چاہے گا بک دے گا اور کہہ دے گا کہ ہم نے حالت سُکر میں ایسا کہا شریعت بالکل معدوم ہو جائے گی
عرض۔ بعض وظائف میں آیات اور سورتوں کا معکوس کرکے پڑھنا لکھا ہے
ارشاد۔ حرام اور اشد حرام کبیرہ اور سخت کبیرہ قریب کفر ہے یہ تو درکنار سورتوں کی صرف ترتیب بدل کر پڑھنا اس کی نسبت تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کیا ایسا کرنے والا ڈرتا نہیں کہ اللہ اس کے قلب کو الٹ دے نہ کہ آیات کو بالکل معکوس کرکے مہمل بنا دینا۔
عرض۔ حضور پھر صوفیائے کرام کے وظائف میں یہ اعمال داخل کیونکر ہوئے۔
ارشاد۔ احادیث جن کے منقول عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان میں کس قدر موضوعات ہیں (اسی سلسلہ میں فرمایا کہ) جاہلوں میں اسمائے حسنیٰ کی قوت بڑھانے کے واسطے ایک طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ مثلاً یا عزیز تعززت فی عزتک والعزۃ فی عزۃ عزتک یا عظیم تعظمت فی عظمتک والعظمۃ فی عظمۃ عظمتک خیر یہاں تک تو صحیح تھا آگے اس کے یہ ہے یا مذل تذللت فی ذلتک والذلۃ فی ذلۃ ذلتک یا خافض تخفضت فی خفضتک والخفض فی خفض خفضتک اب کہئے یہ کفر ہوا یا نہیں لیکن وہ کافر نہ ہوئے اس واسطے انکو شیطان نے بہکا دیا ان کو اس عربی عبارت کا ترجمہ نہیں معلوم (پھر فرمایا) صوفیائے کرام

ف سورتوں آیتوں کا معکوس پڑھنا حرام قریب بکفر ہے۔ ف صرف ترتیب بدلنا بھی گناہ ہے یعنی پہلی کو پیچھے اور پچھلی کو پہلے پڑھنا

فرماتے ہیں صوفی بے علم مسخرہ شیطان است[1] وہ جانتا ہی نہیں شیطان اپنی باگ ڈور پر لگا لیتا ہے حدیث میں ارشاد ہوا۔ المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون بغیر فقہ کے عابد بننے والا (عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی) عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں ایک صاحب اولیائے کرام میں سے تھے قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم اُنہوں نے ایک صاحب ریاضت ومجاہدہ کا شہرہ سنا ان کے بڑے بڑے دعاوی سننے میں آئے اُن کو بلایا اور فرمایا یہ کیا دعوے ہیں جو میں نے سنے عرض کی مجھے دیدار الٰہی روز ہوتا ہے ان آنکھوں سے سمندر پر خدا کا عرش بچھتا ہے اور اس پر خدا جلوہ فرما ہوتا ہے اب اگر ان کا علم ہوتا تو پہلے ہی سمجھ لیتے کہ دیدار الٰہی دنیا میں بحالت بیداری ان آنکھوں سے محال ہے سوائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور حضور کو بھی فوق السمٰوٰات والعرش دیدار ہوا دنیا نام ہے سماوات وارض کا۔ خیر اُن بزرگ نے ایک عالم صاحب کو بلایا اُن سے فرمایا کہ وہ حدیث پڑھو جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان اپنا تخت سمندر پر بچھاتا ہے اُنھوں نے عرض کی بے شک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان ابلیس یضع عرشہ علی البحر شیطان اپنا تخت سمندر پر بچھاتا ہے اُنہوں نے جب یہ سُنا تو سمجھے کہ اب تک میں شیطان کو خدا سمجھتا رہا اُسی کی عبادت کرتا رہا اُسی کو سجدے کرتا رہا کپڑے پھاڑے اور جنگل کو چلے گئے پھر ان کا پتہ نہ چلا۔ سیدی ابوالحسن جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہیں حضرت سیدی ابوالحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کے اور آپ خلیفہ ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپنے اپنے ایک مرید کو رمضان شریف میں چلے میں بٹھایا ایک دن انھوں نے رونا شروع کیا آپ تشریف لائے اور فرمایا کیوں روتے ہو عرض کیا حضرت شب قدر میری

---

[1] صوفی بے علم مسخرہ شیطان ہے۔

نظروں میں ہے شجر و حجر اور دیوار و در سجدہ میں ہیں نور پھیلا ہوا ہے میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں ایک لوہے کی سلاخ حلق سے سینے تک ہے جس سے میں سجدہ نہیں کرسکتا اس وجہ سے روتا ہوں فرمایا اے فرزند وہ سلاخ نہیں وہ تیر ہے جو میں نے تیرے سینے میں رکھا ہے اور یہ سب شیطان کا کرشمہ ہے شب قدر وغیرہ کچھ نہیں عرض کی حضور میری تشفی کے لئے کوئی دلیل ارشاد ہو۔ فرمایا اچھا دونوں ہاتھ پھیلا کر تدریجاً سمیٹو سمیٹنا شروع کیا جتنا سمیٹتے تھے اُتنی ہی روشنی مبدل بہ ظلمت ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ دونوں ہاتھ مل گئے بالکل اندھیرا ہوگیا۔ آپ کے ہاتھوں میں سے شور و غل ہونے لگا حضرت مجھے چھوڑیئے میں جاتا ہوں تب ان مرید کی تشفی ہوئی (پھر فرمایا) بغیر علم کے صوفی کو شیطان کچے تاگے کی لگام ڈالتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے بعد نماز عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں۔ ابلیس کا تخت بچھتا ہے۔ شیاطین کی کارگذاری پیش ہوتی ہے کوئی کہتا ہے اُس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے اس نے اتنے زنا کرائے سب کی سنیں کسی نے کہا اس نے آج فلاح طالب کو پڑھنے سے باز رکھا۔ سنتے ہی تخت پر سے اچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا انت انت۔ تو نے کام کیا اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ انہوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نہ کہا اور اس کو اتنی شاباشی دی ابلیس بولا تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا سب اسی کا صدقہ ہے اگر علم ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتے بتاؤ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر وہ عالم نہیں اور وہاں ایک عالم بھی رہتا ہو انھوں نے ایک مقام کا نام لیا صبح کو قبل طلوع آفتاب شیاطین کو لئے ہوئے اس مقام پر پہنچا اور شیاطین مخفی رہے اور یہ انسان کی شکل بن کر رستہ پر کھڑا ہوگیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد نماز فجر کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لائے راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا السلام علیکم، وعلیکم السلام حضرت مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے عابد صاحب نے فرمایا جلد پوچھو مجھے نماز کو جانا ہے اس نے اپنی جیب سے ایک شیشی

نکال کر پوچھا اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان سماوات وارض کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کردے۔ عابد صاحب نے سوچا اور کہا، کہاں آسمان وزمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی بولا بس یہی پوچھنا تھا تشریف لے جایئے اور شیاطین سے کہا دیکھو اس کی راہ ماردی اس کو اللہ کی قدرت ہی پر ایمان نہیں عبادت کس کام کی۔ طلوع آفتاب کے قریب عالم صاحب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اس نے کہا السلام علیکم، وعلیکم السلام مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے انھوں نے فرمایا پوچھو جلدی پوچھو نماز کا وقت کم ہے اس نے وہی سوال کیا ملعون تو ابلیس معلوم ہوتا ہے ارے وہ قادر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین داخل کردے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے بولا، دیکھا یہ علم ہی کی برکت ہے۔

عرض۔ عورتوں کے لئے مسواک کیسی ہے۔

ارشاد۔ ان کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں مسّی کافی ہے۔

عرض۔ بیعانہ کی نسبت کیا حکم ہے

ارشاد۔ بیعانہ آج کل تو یوں ہوتا ہے کہ اگر خریدار بعد بیعانہ دینے کے نہ لے تو بیعانہ ضبط اور یہ قطعاً حرام ہے

عرض۔ مرنے کے بعد مصنوعی دانت نکالنا چاہئیں یا نہیں۔

ارشاد۔ نکال لینا چاہئیں اگر کوئی تکلیف نہ ہو اور اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کفن میں رکھ دئے جائیں۔

ف بیعانہ ضبط کر لینا حرام ہے۔

عرض۔ ایک صف فرض پڑھ رہی ہے درمیان میں ایک شخص بہ نیت نفل ہے ان کی نماز میں کوئی خرابی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ کیا قطع صف نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔

عرض۔ حالانکہ اس کی نماز اور ہے اور اُن کی اور

ارشاد۔ اس کی نماز اور نہیں فرض مشتمل ہے مطلق نماز کو اور مطلق نماز نفل بھی نفل ہر نماز میں داخل ہے ہاں اگر وہ لوگ آج کی ظہر پڑھ رہے ہوں اور یہ کل کی ظہر کی نیت سے امام کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو اب اس کی نماز نہ ہوگی کہ اس کی نماز اور ہے اور امام کی اور۔ کل کی ظہر آج کی ظہر میں داخل نہیں۔

عرض۔ ایک شخص وضو کر رہا تھا اور دو آدمی با وضو تھے یہ خیال کر کے کہ وہ وضو کر کے شامل ہو جائے گا۔ ایک شخص امام بن کر آگے کھڑا ہو گیا اور دوسرا تنہا پیچھے لیکن وہ شخص وضو کر کے شامل ہی نہ ہوا اب ان دونوں کی نماز ہوئی یا نہیں۔

ارشاد۔ نماز تو ہو گئی لیکن امام اور مقتدی دونوں نے غلطی کی اور خلاف سنت کیا، چاہیئے تھا امام اور مقتدی دونوں برابر کھڑے ہوتے جب وہ وضو کر کے آتا مقتدی پیچھے ہٹ آتا یا امام آگے بڑھ جاتا (پھر فرمایا) اس غلطی میں عوام تو عوام علماء مبتلا ہیں۔ حالت موجودہ کا اعتبار ہے غیب کا کیا علم ممکن ہے کہ وہ وضو کرتے ہی میں مر جائے اور کوئی عذر پیش آجائے۔

عرض۔ دو عورتوں کے بیچ میں سے نکلنے کی ممانعت کی کیا وجہ ہے

ارشاد۔ دو عورتوں کے بیچ میں سے نکلنے کو منع فرمایا عورتوں کے پیچھے چلنے سے منع فرمایا (پھر فرمایا) ایک عورت تین مردوں کی نماز فاسد کرتی ہے ایک وہ جو داہنی طرف ہو ایک وہ جو بائیں طرف ہو اور ایک وہ جو پیچھے ہو

اور دو عورتیں کم سے کم چار کی دو داہنے بائیں اور دو وہ جو ان کے پیچھے ہیں
اور تین عورتیں دو دو اہنے بائیں مردوں کی نماز فاسد کرتی ہیں اور اپنے پیچھے
ہر صف میں سے تین تین آدمیوں کی جو ان کے محاذات میں ہوں اور اگر چار
عورتیں ہیں تو دو مردوں کی تو داہنے بائیں نماز فاسد کریں گی اور ان کے پیچھے
اگر لاکھ صفیں ہوں تو سب کی نماز فاسد اگرچہ محاذات نہ ہو۔ آخر کچھ تو اثر
ہے جو اتنی نمازیں فاسد ہوتی ہیں اسی وجہ سے دو عورتوں کے درمیان
نکلنے سے منع فرمایا۔

عرض۔ کچھ مرد آگے ہیں ان کے پیچھے عورتیں اور ان کے پیچھے ایک
دیوار ہے اس دیوار کے پیچھے جو لوگ کھڑے ہوں ان کی نماز کا کیا حکم ہے

ارشاد۔

اگر دیوار اتنی نیچی ہے کہ سینہ یا سر دکھائی دے جب بھی محاذات ہے
اور مردوں کی نماز فاسد۔

عرض۔ اگرچہ عورتیں ضعیفہ ہوں۔

ارشاد۔ ضعیفہ ہوں یا قویہ عورتوں کو مسجد میں جانا ہی منع ہے حدیث
میں ارشاد فرمایا عورت کی نماز اپنے تہ خانہ میں بہتر ہے کوٹھری میں نماز پڑھنے
سے اور اُس کی کوٹھری میں نماز بہتر ہے دالان میں نماز پڑھنے سے اور اس
کی نماز دالان میں بہتر ہے صحن میں نماز پڑھنے سے اور اس کی اپنے صحن میں
نماز بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے (پھر فرمایا) مسجد اور جماعت کی
حاضری عورتوں کو معاف ہے بلکہ ممنوع ہے۔

عرض۔ ایک صف مردوں کی پوری کھڑی ہے اور ان کے پیچھے عورتیں
ہیں اب اور مرد بعد میں آنے والے کہاں کھڑے ہوں۔

اگر دیوار اتنی نیچی ہو کہ سینہ یا سر ہی دکھائی دے جب بھی محاذات ہی ہے۔

ارشاد۔ اگر یہاں جگہ نہیں تو نماز باطل ہوگی دوسری مسجد میں پڑھیں۔

عرض۔ اگر امام نے دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر اور جگہ کی ایک آیت پڑھ دی تو نماز ہو گئی یا نہیں۔

ارشاد۔ ہو گئی۔

عرض۔ رنڈیوں کا روپیہ مسجد کی خدمت میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ مسجد کے لئے مال حلال طیب ہو

عرض۔ اگر دیوار اس قدر اونچی ہو کہ عورتوں کے سر نہیں دکھائی دیتے تو اب امام کا رکوع و سجود بھی ان لوگوں پر جو دیوار کے پیچھے ہیں مخفی ہو جائے گا تو اقتدا کیوں کر صحیح ہوگی۔

ارشاد۔ آواز پہنچے گی۔

عرض۔ قرض[ف] وصول کرنے میں جو خرچ ہو وہ مقروض سے لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ایک حبہ نہیں لے سکتا۔

مؤلف۔ دوسری بار کی حاضری میں جو انعامات سرکار سے پائے ان کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ خود اپنے مہمانوں کی مدد فرماتے ہیں اور حضور تو حضور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کی امت کے اولیائے کرام کی بھی یہی شان ہے۔ حضرت سیدی[ف۱] احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی مجلس میلاد مصر میں ہوتی ہے مزار مبارک پر آپ کی ولادت کے دن ہر سال مجمع ہوتا ہے اور آپ کا میلاد پڑھا جاتا ہے۔ امام عبدالوہاب[ف۲] شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی التزام کے ساتھ

ف قرض وصول کرنے میں جو خرچ ہو مقروض سے لینا حرام ہے۔

ف۱ سید احمد بدوی کبیر کی مجلس میلاد مصر میں منعقد ہوتی ہے۔ ف۲ امام شعرانی التزام کے ساتھ ہر سال مجلس میلاد سید احمد بدوی کبیر میں حاضر ہوئے اپنی کتاب میں اس کی بہت تعریف فرماتے ہیں۔

ہر سال حاضر ہوتے اپنی کتاب میں بھی بہت تعریف لکھی ہے کئی ورقوں میں اس مجلس کے حالات بیان کئے ہیں۔ مجلس تین دن ہوتی ہے ایک دفعہ آپ کو تاخیر ہوگئی یہ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جاتے تھے اس دفعہ آخر دن پہنچے جو اولیائے[ف۳] کرام مزار مبارک پر مراقب تھے انہوں نے فرمایا کہاں تھے دور وزسے حضرت[ف۴] مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے ہیں عبدالوہاب آیا عبدالوہاب آیا انھوں نے فرمایا کیا حضور کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے انھوں نے فرمایا اطلاع کیسی حضور تو فرماتے ہیں کہ کتنی[ف۵] ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالے مجھ سے سوال کرے گا (پھر فرمایا) ان پر خاص توجہ تھی اور ان کو بھی خاص نیازمندی تھی اسی وجہ سے حضرت کو ان سے خاص محبت تھی۔ حدیث میں ہے جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ اللہ کے یہاں اُس کی کس قدر، قدر و منزلت ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی کس قدر، قدر و منزلت ہے اُتنی ہی اس کی اللہ کے یہاں ہی حضرت[ف۶] سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظرۃ الاولی لک والثانیۃ علیک[ف۷] پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ

ف۳ حضرت سید احمد بدوی کبیر کے مزار پر اولیاء کرام مراقبہ، ف۴ حضرت کا مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر امام شعرانی کو اولیاء حاضرہ سے دریافت کرنا، ف۵ حضرت کا ارشاد کتنی ہی منزل سے کوئی میرے مزار کی حاضری کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں اس کی رسی کا ٹکڑا جاتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا۔

ف۶ حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں۔

ف۷ پہلی نظر معاف ہے دوسری پر مواخذہ ہوگا۔

نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب فٹ مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں فٹ اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کردی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کاہے کی فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

عرض۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکام دینویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ اگرچہ حیات دینویہ سے افضل اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دینویہ جاری نہیں اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا اُن کی ازواج عدت کریں گی اور حیات برزخیہ کا

فٹ سید احمد بدوی کبیر کا غیب پر مطلع ہونا، فٹ اپنے شیخ سے کوئی امر چھپانا نہیں چاہیئے
فٹ انبیاء کرام کی حیات برزخیہ اور اولیا و علما کی حیات برزخیہ کا فرق

ثبوت تو عوام کے لئے بھی ہے۔ حدیث میں ہے مثل مومن کی اس طائر کی طرح جو قفس میں ہے کہ جب تک وہ قفس میں ہے اُس کی اُڑان اسی تک ہے اور جب اس سے آزاد ہوا تو اس کی اڑان کتنی ہوگی بعد مرنے کے سمع بصر[ف] ادراک عام لوگوں کا یہاں تک کہ کفار کا زائد ہو جاتا ہے اور یہ تمام اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو خلاف کرے گمراہ ہے کہ جس کسی کی قبر پر آدمی جاتا ہے اگر صاحب قبر اس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچانتا ہے اور اس سے تسلی پاتا ہے اُس کی آواز بلکہ اس کی پہچل سنتا ہے اور اگر نہیں پہچانتا تھا تو اتنا ضرور جانتا ہے کہ ایک مسلمان میری قبر پر آیا ہے۔ اگر کسی زندہ شخص کو اتنے من مٹی میں دبا دیا جائے تو اس کے اوپر اگر توپ بھی چھوڑی جائے جب بھی نہ سنے گا۔ تو ثابت ہوا کہ بعد مرنے کے سمع و بصر و ادراک بڑھ جاتا ہے۔

عرض۔ حضور بعض جگہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں فلاں جگہ پیدا ہوا تھا اور تمام نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔

ارشاد۔ الشیطان ینطق علی لسانہ۔ شیطان اُس کی زبان پر بولتا ہے اس کا شیطان اُس بچہ کے شیطان سے پوچھ رکھتا ہے وہی بیان کرتا ہے تاکہ لوگ گمراہ ہوں کہ او ہو یہ تو آواگون ہو گیا۔ مسلمان کا ہمزاد مقید کر لیا جاتا ہے اور کافر کا بھوت ہو جاتا ہے جب کام کے واسطے لوگ دنیا میں بھیجے جاتے ہیں اُن کے ساتھ کراماً کاتبین اور شیاطین ہوتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے کراماً کاتبین عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہمارا کام ختم ہو گیا۔ وہ شخص دار اعمال سے نکل گیا اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔ رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے کچھ حاجت تمہاری نہیں۔ عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں زمین میں جگہ دے ارشاد ہوتا ہے میری زمینیں

ف: بعد موت سمع و بصر و ادراک بڑھ جاتا ہے یہ عقیدہ اہل سنت کا اجماعیہ ہے مخالف گمراہ ہے

بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم کیا کریں ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کی قبر کے سرہانے قیامت تک کھڑے رہو اور تسبیح و تقدیس کرتے رہو اس کا ثواب میرے بندے کو بخشتے رہو۔ (پھر فرمایا) اچھی باتیں مثلاً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر ان کا اُخروی نفع تو یہ ہے کہ ہر کلمہ سے ایک پیڑ جنت میں لگایا جاتا ہے اسی کو فرمایا جاتا ہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا اور فی الحال ان کا نفع یہ ہے کہ وہ کلمات منہ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح و تقدیس کریں گے اور اپنے قائل کے واسطے مغفرت مانگیں گے۔ اسی طرح کلماتِ کفر ف منہ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح و تقدیس کریں گے اور اپنے قائل پر لعنت کرتے رہیں گے۔

عرض۔ ایسی الماری جو چھت سے لگی ہوئی ہے اس کے اوپر کے درجے میں قرآن شریف رکھا ہے اب اس کی طرف پیر کرکے سو سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جب پاؤں کے محاذات سے بہت بلند ہے تو حرج نہیں۔

عرض۔ شراب بیچنے والے کے ہاتھ کوئی چیز بیچنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر شراب بیچنے والا مسلمان ہے اور اس کے پاس سوائے شراب کی آمدنی کے اور کچھ نہیں تو اُس سے کوئی چیز بیچنا حرام ہے اور اگر کافر ہے یا اسکے پاس سوائے اس کے اور بھی آمدنی ہے تو جائز ہے۔ کفار کے لئے شراب اور

سبحان اللہ، الحمد للہ ولا الہ الا اللہ کے فوائد دینوی و اُخروی۔

ف کلمات کفر قیامت تک اپنے قائل پر لعنت کرتے رہیں گے۔

مے یعنی جب کہ وہ قیمت اسی مال حرام سے دے اور اگر اس نے کسی سے مال حلال قرض لیا ہے اور مال حلال کے عوض اس سے کچھ خریدتا ہے تو بیچنے میں حرج نہ ہوگا ۱۲ مؤلف غفرلہ

خنزیر ایسے ہیں جیسے ہمارے لئے سرکہ اور بکری کا لخل وانشاۃ لنا

عرض۔ رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں رہنے کے واسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی رہا اس کا زنا کرنا یہ اس کا فعل ہے اسکے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا۔ؔ

عرض۔ علاج کرنا سنت ہے یا نہ کرنا۔

ارشاد۔ دونوں سنت ہے یہ بھی ارشاد ہوا ہے تداووا عباد اللہ فان الذی انزل الداء انزل الدواء لکل داء علاج کرواے اللہ کے بندو کہ جس نے مرض اُتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اتاری ہے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی عادت کریمہ اکثر یہی رہی ہے کہ ان کی امت کے لئے سنت ہو اور اکابر صدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت علاج نہ کرنا رہی ہے۔

عرض۔ انگریزی دوائیاں جائز ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ اُن کے یہاں جس قدر رقیق دوائیں ہیں سب میں عموماً شراب ہوتی ہے سب نجس و حرام ہیں۔

عرض۔ اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور کے تیر مارا اور اس کے پاس پہنچنے سے پہلے بغیر ذبح کے مرگیا اب اس کا کھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے خواہ کہیں لگ جائے (پھر فرمایا) اگر تکبیر کہہ کر بندوق ماری اور ذبح کرنے سے پیشتر مرگیا تو حرام ہے اس واسطے بندوق توڑ ہے کاٹ نہیں اور تیر میں کاٹ ہے۔

ؔ یہاں بھی وہی ہے کہ اگر رنڈی کے پاس سوا اس ناپاک کمائی کے اور مال نہیں جس سے کرایہ ادا کرے تو وہ مال زنا نہ لینا چاہئے اور اگر اور ہو خواہ یوں کہ مال حلال قرض لیکر دے تو حرج نہیں ۱۲ مؤلف غفرلہ، ف تیر کا مارا بے ذبح کئے مرجائے حلال اور بندوق کا مارا بے ذبح کئے مرجائے تو حرام

عرض۔ سُنا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلی اور اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتا جنت میں جائیں گے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلّی کے لئے ثابت نہیں اور اصحابِ کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتا بلعم باعور کی شکل بن کر جنت میں جائے گا اور وہ اس کتے کی شکل ہو کر دوزخ میں پڑے گا اسی کو فرمایا گیا ہے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ہم نے اس کو اپنی آیتیں دیں تو وہ نکل گیا اُن سے اور گمراہوں میں سے ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو اس کو اُن آیتوں کے سبب بلند فرما لیتے لیکن وہ تو زمین پکڑ گیا۔ لیکن اس سے اٹھا نہ گیا اُس نے اپنی خواہش کا اتباع کیا تو اس کی مثل کتے کی مثل ہے اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان لوگوں کی مثل ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (پھر فرمایا) اس نے محبوبان خدا کا ساتھ دیا اللہ نے اس کو انسان بنا کر جنت عطا فرمائی۔ اور اُس نے محبوبان خدا سے عداوت کی بنی اسرائیل میں بہت بڑا عالم تھا مستجاب الدعوات تھا لوگوں نے اس کو بہت سا مال دیا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بددعا کرے۔ خبیث لالچ میں آگیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ نے اس کو ہلاک کر دیا اور اُستن حنانہ شریف میں علما کا اختلاف ہے ایک روایت آئی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے باغ کے اندر تجھے پھر لگا دیا جائے۔ تجھ میں پھل پھول آئیں یا جنت میں ایک پیڑ ہو جنت کے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نے عرض کیا دنیا دار الفنا ہے۔ میں نے دار الفنا پر دار البقا کو اختیار کیا حضور نے اس کو ممبر کے نیچے دفن فرما دیا

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں | تا چو مردم حشر یابد روز دیں
تا بدانی ہر کرا یزداں بخواند | از ہمہ کارِ جہاں بیکار ماند

عرض۔ سری رکعتین[1] میں جب امام الحمد شریف پڑھے تو تعوذ اور آمین کہے یا نہیں۔

ارشاد۔ تعوذ نہ کرے ہاں بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور ختم پر آمین کہے اور اگر مقتدیوں کے کانوں تک آواز پہنچ جائے تو وہ بھی آمین کہیں۔

عرض۔ حضور بعض مرض متعدی بھی ہوتے ہیں

ارشاد۔ نہیں حدیث میں ارشاد ہوا۔ لا عدوٰی

عرض۔ پھر جذامی سے بھاگنے کا کیوں حکم دیا گیا۔

ارشاد۔ وہ حکم ضعیف الایمان کے واسطے ہے کہ اگر وہ اس کے پاس بیٹھے اور تقدیر الٰہی سے کچھ ہو جائے تو شیطان بہکا دے گا کہ یہ اس کے پاس بیٹھنے سے ہو گیا اگر نہ بیٹھتا تو نہ ہوتا تقدیر الٰہی کو بھول جائے گا۔

عرض۔ پھر طاعون سے بھاگنے کی ممانعت کیوں۔

ارشاد۔ اس کے لئے حدیث میں صاف ارشاد ہے الفار من الطاعون کالفار من الزحف طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا جہاد میں کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا اس پر بھی یہ ارشاد ہوا کہ جہاں طاعون ہو وہاں بلا ضرورت نہ جاؤ[ف]۔

سماع موتٰے کی بحث

عرض۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار سماع موتٰی سے رجوع ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ وہ جو فرما رہی ہیں حق فرما رہی ہیں وہ مردوں کے سننے کا انکار فرماتی ہیں مردے کون ہیں جسم۔ روح مردہ نہیں اور بے شک جسم نہیں

---

[1] فرض کی پچھلی دو دو رکعتیں جن میں قرأت خفی ہوتی ہے ۱۲ مؤلف غفرلہ

ف طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔

سنتا سنتی روح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ام المومنین کے حضور میں
سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا انتم باسمع منھم تم ان سے زیادہ
سننے والے نہیں ام المومنین نے فرمایا اللہ رحم فرمائے امیر المومنین پر حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں ارشاد فرمایا بلکہ فرمایا انھم لیعلمون
بے شک وہ جانتے ہیں امیر المومنین کو سہو ہوا انھوں نے فرمایا ما انتم باسمع منھم
تو خود ام المومنین مردوں کے علم کا اقرار فرماتی ہیں۔ سماع سے بے شک انکار
فرماتی ہیں اور وہ بھی اُس کے ان معنوں سے جو عرف میں شائع ہیں۔ سماع
کے عرفی معنی ان آلات کے ذریعہ سے سننا اور یہ یقیناً بعد مرنے کے روح کے
لئے نہیں روح کو جسم مثالی دیا جاتا ہے اس کے جسم کے کانوں سے سنتی ہے پھر
ام المومنین کا ان آیتوں سے استدلال اور بھی اس کو ظاہر کر رہا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى
اور وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ موتےٰ کون ہیں اجسام قبور میں
کون ہیں وہی اجسام تو پھر اجسام ہی کے سننے سے انکار ہوا اور وہ یقیناً حق
ہے (پھر فرمایا) خود ام المومنین کا طرز عمل سماع موتیٰ کو ثابت کر رہا ہے۔ فرماتی
ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ میں دفن ہوئے میں
بغیر چادر اوڑھے ہوئے بے حجابانہ حاضر ہوتی اور کہتی اِنّما ھو زوجی میرے شوہر
ہی تو ہیں پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب
بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی انما ھما زوجی وَابی میرے شوہر اور
میرے باپ ہی تو ہیں پھر جب حضرت عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) تو میں
نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی
عضو کھلا نہ رہے حیاء من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ عمر کی شرم سے
تو اگر ارواح کا سمع بصر نہ مانتیں تو پھر حیاء من عمر کے کیا معنی۔

(پھر فرمایا) تین باتوں میں ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان

تینوں میں غلط فہمی ایک ف[1] تو یہی سماع موتٰے کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے ف[2] معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں مافقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اسوقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اُسے اُس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرے ف[3] علم مافی الغد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم مافی الغد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے۔ خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ میں عِنْدَ کس سے ظرف ہے۔

ارشاد۔ راٰہ کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت

ف[1] سماع موتٰی میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں۔

ف[2] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

ف[3] علم مافی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔

جبریل ہے وہ ”ہ“ کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری سورت کو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں اور اصح وارجح اور نظم قرآنی سے اوفق وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام وائمۂ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزۃ جل جلالہ کی طرف راجع ارشاد ہوتا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اَوْحٰی کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی اور عبدہٖ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ الی قولہ تعالیٰ اِنْ ھِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ ومنات کو وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گڑھ لئے اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہ اتاری وہم کی پیروی کرتے ہو تو فرمایا جاتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر اسکی عبادت کرتے ہیں (پھر فرمایا) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ اس میں کیا کمال کہ جبریل کو دیکھ لیں جبریل کا کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔

امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ضمائر کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے ایک صاحب نے پوچھا ھل رأی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربہ — کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا یہ سنتے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے رَاٰہ رَاٰہ رَاٰہ رَاٰہ حتّٰی انقطع نفسہ حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا دیکھا فرماتے رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی اُس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا تھا اس لئے عوام میں اس کے معنی وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو

چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لئے صاف صاف فرما دیا (پھر فرمایا) یہ واقعہ ایسا ہے کہ رب العزۃ جل جلالہ کو اس کی تصریح خود نہیں منظور سورۂ والنجم شریف میں کوئی لفظ تصریح کا نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس حدیث میں اس واقعہ کو بیان فرمایا وہ دونوں معنی کو محتمل فرماتے ہیں نورٌ انی اراہُ انّٰی کے معنی کیف کے بھی ہیں تو معنی یہ ہوں گے نور ہے اس کو کیوں کر دیکھوں اور انی اینما کا مرادف ہے تو معنی یہ ہیں نور ہے جہاں دیکھوں اس کو

مؤلف۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضوی چتوڑی نے عزلت نشینی کے متعلق کچھ عرض کیا اس پر ارشاد فرمایا، آدمی تین قسم کے ہیں مفید، مستفید، منفرد مفید وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے، مستفید وہ کہ جو دوسرے سے فائدہ حاصل کرے۔ منفرد وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔ مفید اور مستفید کو عزلت گزینی حرام ہے اور منفرد کو جائز بلکہ واجب امام ابن سیرین کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کئے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن سیرین پر عزلت حرام تھی۔

(پھر فرمایا) امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں۔ (پھر فرمایا اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے

جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اسکی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو۔ اس سے کہئے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح کو اٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہوں گے اور پھر اور کام کرتے ہوں گے اور بحمد اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنھوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اُٹھ کر نماز کے بعد میرے لئے دعا کرتے ہوں گے۔

(پھر فرمایا) گالیاں جو چھپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں لیکن وہ چٹکیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حشر میں رسوا کریں گی۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرّا سے اُنہیں نجات نہیں یہ کیوں اس لئے کہ غاشیہ اٹھایا حق کو اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رحم اللہ عمر ترکہ الحق مالہ من صدیق اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اُسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

عرض ۔ یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد ۔ وہابیہ کے لئے دعا فضول ہے ثم لا یعودون ان کے لئے آچکا ہے وہابی کبھی لوٹ کر نہ آئے گا اور جو ہدایت پا جائے وہ وہابی نہ تھا ہو چلا تھا کفار وہاں جا کر کہیں گے ہمیں واپس دنیا میں بھیج کہ تجھ پر ایمان لائیں فرماتا ہے ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ اگر انھیں پھر بھیجا جائے تو وہی کریں گے جس سے پہلے منع کیا گیا تھا۔

مؤلف ۔ پنجشنبہ کے دن بعد عصر حسب معمول خط بنانے کے واسطے حجام

حاضر ہوا اس کے ہاتھوں میں بد بو تھی ناپسند فرما کر دھونے کیلئے ارشاد فرمایا (پھر فرمایا) یہ بھی بے صبری و ناشکری ہے سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ تشریف لئے جا رہے تھے راستہ میں نہایت لطیف خوشبو آئی تمام لوگوں نے قصداً اُسے سونگھا اور آپ نے ناک بند کر لی آگے چل کر ایک نہایت تیز بد بو آئی سب نے ناک بند کر لی مگر آپ کھولے رہے لوگوں نے سبب پوچھا ارشاد فرمایا وہ نعمت تھی میں نے خوف کیا کہ شاید میں اس کا شکریہ ادا نہ کر سکوں اور یہ بلا تھی اس پر میں نے صبر کیا۔

عرض۔ ڈاڑھی چڑھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ نسائی شریف میں ہے من عقد لحیۃ فاخبروہ ان محمدا صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بریٔ منہ جو شخص اپنی داڑھی چڑھائے اُسے خبر دے دو کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اس سے بیزار ہیں۔

بینائی زیادہ ہونے کے اعمال

عرض۔ حضور میری آنکھوں کی روشنی بہت کم ہے۔

ارشاد۔ ۱ آیۃ الکرسی شریف یاد کر لیجئے ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھیئے نماز پنجگانہ کی پابندی رکھئے اور عورتیں کہ جن دنوں میں اُنہیں نماز کا حکم نہیں وہ بھی پانچوں وقت آیۃ الکرسی اس نیت سے کہ اللہ کی تعریف ہے نہ اس نیت سے کہ کلام اللہ ہے پڑھ لیا کریں اور جب اس کلمہ پر پہنچیں وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آنکھوں پر رکھ اس کلمہ کو گیارہ بار کہیں پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

۲ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نور نور نور نور نور

چینی کی سفید تشتری پر اسے اسی طرح لکھیں کہ واؤ اور میم کے سر کھلے رہیں

آب زمزم شریف اور نہ ملے تو آب باراں اور نہ ملے تو آب جاری اور نہ ملے تو آب تازہ سے دھو کر دو سو چھپن بار اس پر یا نور پڑھ کر دم کریں اوّل و آخر تین تین بار یہ درود شریف اللّٰھم یا نور یا نور النور صلی علی نورک المنیر و آلہ وبارک وسلم یہ پانی آنکھوں پر لگائیں اور باقی پی لیں۔

(۳) ٹھلیا کے تعویذوں کا چلہ کریں (پھر فرمایا) یہ عمل ایسے قوی التاثیر ہیں کہ اگر صدق اعتقاد ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ گئی ہوئی آنکھیں واپس آجائیں۔

مؤلف۔ ایک صاحب نے پانی پی کر بچا ہوا پھینک دیا۔ اس پر ارشاد فرمایا پھینکنا نہ چاہیے۔ کسی برتن میں ڈال دیتے اس وقت تو پانی افراط سے ہے اس ایک گھونٹ پانی کی قدر نہیں جنگل میں جہاں پانی نہ ہو وہاں اس کی قدر معلوم ہو سکتی ہے اگر ایک گھونٹ پانی مل جائے تو ایک انسان کی جان بچ جائے۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علما دوست تھے دربار میں علما کا مجمع ہر وقت رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا۔ مُنہ تک لے گئے تھے پینا چاہتے تھے کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا امیر المومنین ذرا ٹھہریئے میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا اُنھوں نے فرمایا اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی میسر نہ ہو اور پیاس کی شدت ہو تو اتنا پانی کس قدر قیمت دے کر خریدیں گے واللہ آدھی سلطنت دیکر۔ فرمایا بس پی لیجئے۔ جب خلیفہ نے پی لیا اُنھوں نے فرمایا اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قدر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول لیں گے، کہا واللہ پوری سلطنت دے کر۔ ارشاد فرمایا بس آپ کی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چلو پانی پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری اس پر جتنا چاہے تکبّر کر لیجئے۔

عرض۔ سبز رنگ کا جوتہ پہننا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے۔

عرض۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک شکلِ اقدس سے

ملتی تھی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں

عرض۔ پھر اس شعر کا کیا مطلب ہے ؎

نقشۂ شاہِ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

ارشاد۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جمالِ غوثیت آئینہ ہے جمال اقدس کا اُس میں وہ شبیہ مبارک دکھائی دے گی (پھر فرمایا) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک سر سے سینہ تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ تھی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سینے سے ناخن پا تک اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے پاؤں تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ ہوں گے ایک صحابی حضرت عابس ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی جب وہ تشریف لاتے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت سے سروقد کھڑے ہو جاتے (پھر فرمایا) اور یہ تو ظاہری شباہت ہے ورنہ فی الحقیقت وہ ذات اقدس تو شبیہ سے منزہ و پاک بنائی گئی ہے کوئی ان کے فضائل میں شریک نہیں امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں ؎

منزہ عن شریك فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

اہلسنت کے نزدیک جوہر کی تعریف

حضور اپنے تمام فضائل و محاسن میں شریک سے پاک ہیں جوہر حسن آپ میں غیر منقسم ہے اہلسنت کی اصطلاح میں جوہر اُس جز کو کہتے ہیں جس کی تقسیم محال ہو یعنی حضور کے حسن میں سے کسی کو حصہ نہیں ملا۔

عرض۔ جمعہ پڑھانا کس کا حق ہے۔

ارشاد۔ سلطان اسلام یا اس کے نائب یا اس کے ماذون کا

عرض۔ جہاںؔ سلطان اسلام نہ ہو وہاں کیا عالم دین اس کا قائم مقام مانا جائے گا۔

ارشاد۔ وہاں عالم دین ہی سلطان اسلام ہے وہ ہو یا اس کا نائب یا اس کا ماذون۔

عرض۔ بجائے التحیات کے الحمد شریف پڑھ گیا اب کیا کرے۔

ارشاد۔ سوائے قیام کے تلاوت قرآن نہ رکوع میں جائز ہے نہ سجود میں نہ قعدہ میں بھول کر پڑھ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔

عرض۔ جس طرح ایمان کا تعلق قلب سے ہے کہ بغیر تصدیق قلبی زبانی کلمہ گوئی کارآمد نہیں، اسی طرح صرف کلمہ کفر بکنے سے بھی کفر نہ ہونا چاہیئے جبتک کہ دل سے اس کا اقرار نہ کرے۔

ارشاد۔ زبان سے بلا اکراہ اس کا کلمۂ کفر بکنا صراحۃً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان نہیں، ایمان ہوتا تو بلا اکراہ ایسے لفظ نہ بکتا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ فرمایا گیا ہے صرف صورت اکراہ کا استثنا ہی حدیث میں ایمان کی تعریف آئی ہے کہ دوبارہ کافر ہونے کو آگ میں ڈالے جانے سے بدتر جانے اگر ایسا جانتا ہرگز بلا اکراہ نہ بکتا۔

عرض۔ سجدۂ شکر کی نیت نماز کے سجدہ میں کرلی تو کچھ حرج تو نہیں۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں اور بہتر یہ کہ نماز سے علیحدہ کرے۔

عرض۔ نور الایضاح میں ہے سجدۃ الشکر مکروھۃ عند الامام

ارشاد۔ اس میں امام سے تین قول منقول ہیں ایک تو یہی کہ مکروہ ہے اور ایک لیس بشئی اور صحیح یہ کہ مستحب ہے۔

عرض۔ جنازہ کی نماز طلوع یا غروب کے وقت پڑھ سکتا ہے؟

ف جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں عالم دین قائم مقام سلطان ہوگا۔

ارشاد۔ جنازہ اگر آیا خاص طلوع یا غروب کے وقت یا نماز عصر کے بعد تو پڑھ سکتا ہے اور اگر پہلے سے لایا ہوا رکھا ہے تو جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا غروب نہ ہولے نہ پڑھے۔

عرض۔ ایک مرتبہ ارشاد عالی ہوا تھا کہ مرنے کے لئے خوشی سے تیار رہے حضور جو مجرم ہے وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ گناہ چھوڑے توبہ کرے اور خوشی سے موت کے لئے طیار رہے یہ مطلب نہیں کہ گناہ کرتا رہے اور موت کے لئے خوش رہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(پھر فرمایا) اللہ کا بندہ جب توبہ لاتا ہے رب کے حضور تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس کی اونٹنی مع زادراہ کے گم گئی اُس کے مل جانے پر خوش ہو۔

عرض۔ حضور اگر کوئی شخص ایسے مقام پر زنا کرے جہاں اقامت حدود نہ ہو وہاں توبہ کرنے سے معافی ہوجائے گی یا نہیں۔

ارشاد۔ جس گناہ میں صرف حق اللہ ہو حق العبد نہ ہو وہ توبہ سے معاف ہوجائے گا اور بعض وہ ہیں جن میں حق العبد بھی شامل ہوتا ہے تو جب تک اس سے معاف نہ کرائے تو صرف توبہ سے معاف نہ ہوں گے۔

عرض۔ زنا میں وہ کون کون ہیں جن کا حق شامل ہوتا ہے۔

ارشاد۔ بعض وقت عورت کا بھی حق ہوتا ہے جب کہ اس سے جبراً زنا کیا جائے اور اس کا باپ بھائی شوہر جس جس کو اس خبر سے عار لاحق ہوگی اُن سب کا حق ہے علما میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ صاف لفظوں میں ان سے معافی مانگے کہ میں نے یہ کام کیا ہے معافی چاہتا ہوں اور بعض نے کہا یوں کہہ سکتا ہے کہ جو چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا تمہارا حق میرے ذمہ ہے معاف کردو لیکن یہ قول مرجوح ہے اور

مفتی کو جائز نہیں کہ قول مرجوح پر فتویٰ دے اور نہ قاضی حکم دے سکتا ہے فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں۔ الحکم والفتیا بالقول المرجوح جھل وخرق الاجماع قول مرجوح پر فتویٰ اور حکم دینا جہالت اور اجماع کی مخالفت ہے۔ (پھر فرمایا) اس بریلی میں غدر سے پہلے ایک صاحب نے عجیب شان سے توبہ کی کہ نہ ایسا کہیں دیکھا نہ سنا کسی عورت کے ساتھ ان سے گناہ سرزد ہوا بعد کو نادم ہوئے ایک گڑھا قد آدم اکیلے مکان میں آکر کھودا اور اس عورت کے شوہر کو وہاں لاکر اس گڑھے میں کود ے تلوار اس کو دی اس وقت کہا یہ خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے خواہ قتل کر کے مجھ کو اسی گڑھے میں دفن کر دے کسی کو خبر بھی نہ ہوگی یا اللہ کے واسطے معاف کر دے اس کی زبان سے کچھ نہ نکلا اور معاف ہی کرنا پڑا۔

عرض۔ اگر قرضدار ہے اور میعاد پوری ہو چکی ہے اور ڈر یہ ہے کہ قرض خواہ قید کرا دے گا اور مکان کوئی لیتا نہیں ہے ایسی حالت میں دخلی رہن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر حاجت صحیح ہے اور سچے دل سے بیچنا چاہتا ہے اور کوئی نہیں لیتا تو اجازت ہے (پھر فرمایا) مگر ایسی صورت بہت کم ہوگی دس کا مال نو میں فروخت کرے گا ہر کوئی لے گا اور رہن میں یہ حالت ہوتی ہے کہ ہزار کا مال چار سو میں۔

عرض۔ خلال کرنا سنت ہے؟

ارشاد۔ ہاں تنکے سے کرنا سنت ہے۔

عرض۔ وضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فحش بکا تو وضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی۔

ف مفتی و قاضی قول مرجوح پر فتویٰ نہیں دے سکتا قضا نہیں کر سکتا۔

ارشاد۔ مستحب یہ ہے کہ پھر وضو کرلے اگر نماز اسی وضو سے پڑھ لی خلافِ مستحب کیا۔

عرض۔ اگر دوا میں افیون اس قدر پڑی ہو کہ نشہ نہ لائے تو جائز ہے یا نہیں

ارشاد۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ اس کا کوئی اثر واقع نہ ہوتا ہو اور اس کی عادت نہ پڑے اور آئندہ بھی کوئی بات ظاہر نہ ہو تو جائز ہے۔

عرض۔ حدیث شریف میں آیا ہے انی حرمت کل مسکر و مفتر اور افیون مفتر ہے تو چاہیئے کہ حرام ہو۔

ارشاد۔ ہاں اگر حد تفتیر کو پہنچے گی تو حرام ہے۔

عرض۔ تو حضور شراب کا بھی جب تک حد اسکار کو نہ پہنچے یہی حکم ہونا چاہیئے

ارشاد۔ وہ حرام ہے۔ لعینہ سے۔ مثل پیشاب کے نجس ہے اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ اسکار کے سبب۔ اگر ایک قطرہ کوئیں میں پڑ جائے سارا کنواں نجس ہو جائے گا۔

عرض۔ امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے۔

ارشاد۔ کچھ نہیں۔

عرض۔ حضور یہ کسی صاحب کا لقب ہے

ارشاد۔ ہاں امام علی رضا کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عرض۔ اگر مٹی آنکھ میں پڑ جائے اور پانی نکلے تو ناقض وضو ہے یا نہیں

ارشاد۔ یہ وہ پانی نہیں جس سے وضو ٹوٹے، ہاں دکھتی آنکھ[ف] سے اگر پانی نکلے ناقض وضو ہے۔

عرض۔ حضور یہ مشہور ہے الولایۃ افضل من النبوۃ

ارشاد۔ یوں نہیں بلکہ یوں ہے ولایۃ النبی افضل من نبوتہ نبی کی

ف دکھتی آنکھ کا پانی ناقض وضو ہے۔

ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے کہ ولایت کی توجہ الی اللہ ہے اور نبوت کی توجہ الی الخلق ہے۔

عرض۔ حضور ولی کی ولایت بھی متوجہ الی اللہ ہوتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں مگر اس کی توجہ الی اللہ نبی کی توجہ الی الخلق کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتی

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس کی تعیین میں بھی کوئی مصلحت ہے

ارشاد۔ ہاں اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال شریف کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے اخذ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے

ارشاد۔ بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرما دی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں۔

عرض۔ یہ حکم جو فرمایا گیا ہے کہ مزار شریف پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہو، ورنہ صاحب قبر کو سر اٹھا کر دیکھنا پڑیگا تو کیا عالم برزخ میں بھی اولیائے کرام کو سر اٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں عوام کو بلکہ عامۂ اولیائے کرام کو بھی اس کی ضرورت ہے اور یہ تو شان نبوت میں سے ہے کہ آگے پیچھے یکساں دیکھنا۔ بعض صحابہ کرام نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبقت کی بعد نماز کے حضور نے رشاد فرمایا اترون ان قبلتی اما می انی ادری من خلفی کما ادری من اما می کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے۔ میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

مؤلف۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ

حضرت خواجہ کے مزار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے اُنھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک ہندو جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا کھواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے (پھر فرمایا) بھاگلپور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی اُس نے کہا میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو بیکار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو انھوں نے کہا چلو اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ ساتھ میں آیا دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹے کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گذر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا جیب سے پانچ روپے نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھے اور کہا لو میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے بھلا خواجہ کیا دیں گے لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا "خواجہ تورے بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے" (پھر فرمایا) یمن میں حضرت سید احمد بن حلوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی مزار شریف ایسا ہی مشہور ہے۔

عرض۔ حضور قرب قیامت کے علامات احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں؟

ارشاد۔ ان کے بارہ میں صحیح حدیثیں بھی آئی ہیں اور حسن و ضعیف و موضوع بھی مگر دجال کا خروج[ف] امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور حضرت

ف خروج دجال۔ ظہور امام مہدی۔ نزول حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام طلوع آفتاب از جانب مغرب۔ احادیث متواترہ سے ثابت۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول، آفتاب کا مغرب سے طلوع یہ سب احادیث متواترہ سے ثابت ہے جس روز آفتاب مغرب سے نکلے گا وہی وقت در توبہ بند ہونے کا ہوگا۔ انھیں ایام میں دابۃ الارض کعبہ معظمہ کے قرب میں زمین سے نکلے گا اور گھوڑے کی طرح پھریری لے کر غائب ہو جائے گا۔ پھر دوبارہ نکلے گا اور اسی طرح پھریری لے کر غائب ہو جائے گا۔ تیسری مرتبہ جب نکلے گا، تو دہنے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہوگا اور بائیں ہاتھ میں سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتری ہوگی۔ جو علم الٰہی میں مسلمان ہوگا اُس کی پیشانی پر عصا سے نورانی نشان کر دے گا اور جو کافر ہوگا انگشتری سے کالا داغ لگا دے گا حدیث شریف میں آیا ہے ایک دستر خوان پر چند آدمی بیٹھے ہوئے کھانا کھاتے ہوں گے یہ کہے گا کہ وہ کافر ہے وہ کہے گا یہ مسلمان پھر نہ کوئی مسلمان کافر ہو سکے گا اور نہ کافر مسلمان (پھر فرمایا) قیامتف تین قسم کی ہے۔ قیامت صغریٰ یہ موت ہے من مات فقد قامت قیامتہ جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی۔ دوسری قیامت وہ یہ کہ ایک قرن کے تمام لوگ فنا ہو جائیں اور دوسرے قرن کے لئے لوگ پیدا ہو جائیں۔ تیسری قیامت کبریٰ وہ یہ کہ آسمان و زمین سب فنا ہو جائیں گے

عرض۔ قرآن شریف میں آیا ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور یہ بھی آیا ہے وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ جب سب یہود و نصاریٰ قبل قیامت ایمان لے آئیں گے تو عداوت کس طرح ہوگی۔

ارشاد۔ کتابیوںف سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ف قیامت کی تین قسم ہے، ف اس شبہ کا جواب کہ جب سب یہود و نصاریٰ قبل قیامت ایمان لے آئیں گے تو ان میں تا قیامت عداوت کیونکر رہے گی

ف کتابی سب سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

زمانہ میں ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے پھر زمانہ بدلے گا خیر سے شر کی طرف اسلام سے کفر کی طرف یہود و نصاریٰ باقی نہ رہے ہوں گے سب مسلمان ہو گئے ہوں گے لیکن جو ان کی نسلیں ہوں گی ان میں یہود بھی ہونگے نصاریٰ بھی ہوں گے ہنود بھی ہوں گے غرض سب طرح کے کافر ہوں گے ان کے آپس میں قیامت تک دشمنی و عداوت ہو گی۔

عرض۔ یہ آیہ کریمہ عام ہے یا خاص وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ ف

ارشاد۔ اس آیت کی دو تفسیریں ہیں اگر موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہو گی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اب پہلے جو ہیں وہ کفر پر مرتے ہیں اسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مریں گے۔ ہاں آپ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے اُن میں سے وہ جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے کوئی ایسا نہ ہو گا جو آپ پر ایمان نہ لائے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے اب یہ آیت عام ہو گی کوئی کتابی نہیں مرتا مگر مرتے وقت جب اس کو عذاب دکھایا جاتا ہے پردے اٹھا دئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اُس عیسیٰ پر جس نے بشارت دی تھی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لیکن یہ ایسے وقت کا ایمان ہو گا جب کہ نفع نہ دیگا۔ ایمان ف یاس بیکار ہے۔ جب نار سامنے ملائکہ عذاب سامنے اُس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ جب فرعون ڈوبنے لگا بولا اٰمنت بالذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے فرمایا گیا آلْـٰٔنَ وقد عصیت قبل اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا

ف آیہ کریمہ وَاِن من اهل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کی دو تفسیریں

ف ایمان یاس کارآمد نہیں۔

عرض۔ حضور قرآن شریف میں آیا ہے وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ ۔

(سائل کی یہ عرض ختم نہ ہوئی تھی) ختم ہونے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ (پھر فرمایا) مسلمان کی توبہ یاس کے مقبول ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے اور کفار کی توبہ یاس یقیناً مردود نامقبول ہے۔

عرض۔ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنی آدم میں سے کوئی شخص زمین کے سوا کہیں نہ جائے گا اور یہ خطاب تمام بنی آدم کو عام ہے تو چاہیئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آسمان پر تشریف فرما نہ ہوں۔

ارشاد۔ بے شک یہ عام ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو زمین پر قرار ہے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرار زمین ہی پر ہے زمین سے کوئی جدا نہ ہوگا اور اگر یہ معنی لئے جائیں کہ زمین سے کوئی کسی وقت جدا نہ ہوگا تو معراج جسدی سے بھی انکار کرنا پڑے گا اور چاہیئے کہ سمندر[1] پر چلنا محال ہو کہ اس وقت بھی زمین پر قرار نہیں ہوتا لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر پر تھوڑی دیر کے واسطے چلا جانا زمین پر قرار ہونے کے منافی نہیں۔

عرض۔ لیکن عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو کتنی صدیوں سے آسمان پر

ف مسلمان کی توبہ یاس کا قبول مختلف فیہ ہے صحیح یہی ہے کہ مقبول ہے۔

ف اس شبہ کا جواب کہ آیہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین جب عام ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسلام آسمان پر کیونکر ہیں۔

[1] یونہی ہوائی جہاز پر اُڑنا سلیمان علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے تخت کا ہوا پر جانا بعض اولیائے کرام کا اپنی کرامت سے ہوا پر چلنا۔ مؤلف غفرلہٗ

تشریف فرما ہیں اُن کا مستقر تو آسمان ہی پر ہو گیا۔

ارشاد۔ وہ ایسے عالم میں ہیں جہاں ہزار برس کا ایک دن ہے وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ہ تو شاید ایک دن گذرا ہو گا دوسرے دن کے کچھ حصّے میں اُتر آئیں گے۔

عرض۔ ایک مناجات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے اس میں یہ الفاظ ہیں این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح

ارشاد۔ یہ نسبت جھوٹ ہے اور اس کا ورد بھی اچھا نہیں کوئی شخص صدیق تخلص رکھتا ہو گا جس کو عربی عبارت بھی لکھنا نہ آتی تھی۔

رد قادیانی

عرض۔ قرآن عظیم میں فرمایا جیسے اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مطھرك من الّذین کفروا توفّی کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والّتی لم تمت فی منامھا اللہ لے لیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو جو نہیں مریں اُن کے سونے کے وقت۔ ایک لفظ توفی کا دونوں کے واسطے فرمایا توفی منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی تو اب یہ معنی ہوں گے کہ اے عیسیٰ میں تم کو سلا دینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تم کو کافروں سے اور فرض کیا جائے توفی کے معنی اگر موت ہی کے ہیں تو یہ کہاں سے نکلا کہ تم کو وفات دینے والا ہوں تم کو پھر اٹھانے والا ہوں اپنی طرف ف نہیں ثمّ نہیں و ہے اور و ترتیب پر دلالت نہیں کرتا صرف جمع کے لئے آتا ہے اور خطاب جو رافعک ف

ف آیہ انی متوفیك الآیہ کے کیا معنی ہیں۔ ف توفی منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی

ف واو ترتیب پر دلالت نہیں کرتا۔ ف رافعک روح اور جسم دونوں سے مراد ہے اگر صرف روح سے مراد ہوتی تو رافعک نہ فرمایا جاتا۔

میں ہے وہ نہ صرف روح سے خطاب ہے اور نہ صرف جسم سے بلکہ روح مع الجسد مخاطب ہے اگر صرف روح مراد ہوتی تو دافعلٹ نہ فرمایا جاتا۔ بلکہ دافع روحک اسی طرح علمائے کرام نے معراج جسدی کو فرمایا ہے کہ فرمایا گیا ہے اَسْرٰی بعبدہٖ ف عبد روح مع الجسد کا نام ہے اگر معراج روحی ہوتی تو بروح عبدہٖ فرمایا جاتا۔

عرض۔ بغیر اجازت متولی کے مسجد میں وعظ کہہ سکتا ہے یا نہیں خصوصاً اس حالت میں جب کہ متولی کا حکم ہو کہ بغیر میری اجازت کے کوئی وعظ نہ کہے۔

ارشاد۔ متولی اگر عالم دین ہے اور یہ روک اس وجہ سے ہے کہ پہلے وہ واعظ کے عقائد جانچ لے سنی صحیح العقیدہ پائے تو وعظ کی اجازت دے ایسی حالت میں بغیر اس کی اجازت کے وعظ کہنا جائز نہیں اور اگر ایسا نہیں تو متولی روکنے کا مجاز نہیں۔

عرض۔ زید اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصالِ ثواب کرسکتا ہے یا نہیں۔ ف

ارشاد۔ ہاں کرسکتا ہے۔ محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیا و برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

(پھر فرمایا) چھپا کر دینا محتاجوں کو اعلیٰ و افضل ہے حدیث میں ارشاد فرمایا صدقۃ السر تدفع میتۃ السوء وتطفی غضب الرب چھپا کر صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور رب العزت جل جلالہٗ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ ف

(پھر فرمایا) زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ سے افضل ہے حدیث میں ارشاد فرمایا افضل الصدقۃ ان تصدق وانت صحیح شحیح ولا تمهل حتّٰی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا و لفلان کذا الا وقد کان لفلان تأمل الغنی و تخشی الفقر۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو تصدق کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص۔ دولت مندی کی تمنّا

ف اَسْرٰی بعبدہٖ سے معراج جسدی کا ثبوت، ف اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصال ثواب کرسکتا ہے۔ یہ افضل ہے، ف چھپا کر دینا افضل ہے۔

رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو یہ نہ ہو جب دم گلے میں اٹکے اس وقت کہے کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا کہ اب تو فلاں کے لئے ہو ہی چکا۔

عرض۔ حکم یہ ہے کہ قبر کی پائنتی سے حاضر ہو قبرستان میں جب کہ قبور کا اختلاط ہے کیونکر ہوگا۔

ارشاد۔ سب سے پہلے قبرستان کے پائنتی جانب سے آئے اور اُسی پائنتی کنارے پر کھڑا ہو کر سلام کہے اور جو چاہے عام ایصال ثواب کرے کسی کو سر اٹھانے کی حاجت نہ ہو اور اگر کسی خاص کے پاس جاتا ہے تو ایسے راستہ سے جائے جو اس قبر کی پائنتی کی جانب کو آیا ہو بشرطیکہ کوئی قبر درمیان میں نہ پڑے ورنہ ناجائز ہوگا۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں زیارت کے واسطے قبروں کو پھاند کر جانا حرام ہے۔

عرض۔ حضور یہ حکم ہے کہ قبرستان میں اگر دفن کرنے جائے تو جوتے اتارلے اور اہل قبور کے واسطے استغفار کرتا چلے اگر راستہ میں ببول کے کانٹے وغیرہ پڑے ہوں تو کیا کرے۔

ارشاد۔ شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ کسی کام کو منع فرماتی ہے کسی مصلحت سے اور جب بندہ کو ضرورت پیش آتی ہے فوراً اپنی ممانعت اٹھا لیتی ہے خمر و خنزیر سے بڑھ کر کونسی چیز حرام فرمائی گئی مگر ساتھ ہی مضطر کا استثنا فرمادیا۔ جنگل میں ہے پیاس کی شدت ہے شراب موجود ہے پانی کہیں نہیں ہے نہ کوئی اور چیز ہے جس سے پیاس بجھ سکے اب اگر شراب نہ پیئے تو پیاس کی وجہ سے مرجائے گا یا نوالہ اٹکا اور سوائے شراب کے کوئی ایسی چیز نہیں جس سے نوالہ اُتر جائے اگر نہ پیئے تو دم گھٹ کر مرجائے گا ایسی حالت میں اگر اس نے شراب نہ پی اور مر گیا گنہگار رہا حرام موت مرا یا مثلاً بھوک کی شدت سے اب اگر کچھ

ف۔ قبروں کو پامال کرنا حرام ہے۔

نہ کھائے تو مر جائے گا اور سوائے خنزیر کے گوشت کے کچھ موجود نہیں اگر اس نے نہ کھایا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا حرام موت مرے گا۔

عرض۔ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم اس کے کیا معنی ہیں شبیہ بنا دی گئی ان کے واسطے شبہ ڈال دیا گیا۔

ارشاد۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ انہیں میں سے ایک کافر پر ڈال کر شبہ ڈال دیا گیا۔ جب اس خبیث پر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ آگئی انھیں آسمان پر اُٹھالیا گیا۔ اب وہ کہتا ہے میں تمہارا وہی ہوں سب کہتے ہیں ہم تجھ کو جانتے ہیں تو وہی مکار ہے جس نے لوگوں میں فتنہ ڈال دیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔ آگے فرمایا جاتا ہے۔ وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا ۙ بل رفعہ اللہ الیہ ؕ وکان اللہ عزیزا حکیما ۝ اور بیشک وہ لوگ جنھوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اختلاف کیا ان کی طرف سے شک میں پڑے ہیں اور ان کو کوئی علم نہیں سوائے وہم کی پیروی کرنے کے اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ یہود و نصاریٰ جو اختلاف کرتے ہیں کوئی بات یقین سے نہیں کہتے اپنے اوہام کے متبع ہیں اس وقت کے نصاری یہی کر رہے ہیں سوائے مہملات کے ان کے پاس اور کیا ہے اور انھیں پر کیا منحصر عام کفار کو یہی فرمایا اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھۡوَی الۡاَنۡفُسُ وہ سوائے اپنی خواہش نفسانی اور ظن کے کسی اور کا اتباع نہیں کرتے بلکہ تمام کفار اسلام کی حقانیت پر یقین رکھتے چلے آئے ہیں عناداً اس کے منکر ہیں۔

ف۔ وَمَا قَتَلُوۡہُ وَمَا صَلَبُوۡہُ وَلٰکِنۡ شُبِّہَ لَھُمۡ کے معنی سے سوال اور اس کا جواب

عرض۔ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی اس کے معنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو کثیر امت والا پایا کہ شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ کو بے پروا کر دیا۔

ارشاد۔ کہہ سکتے ہیں کہ تاویل کے درجے میں ہوگی۔

عرض۔ تاویل کہاں تک جائز ہے۔

ارشاد۔ جہاں تک لفظ محتمل ہو (پھر فرمایا) وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کی تفسیر ظاہر یہی ہے کہ آخرت آپ کے واسطے دنیا سے بہتر ہے اور میں ہمیشہ اس کی یہی تاویل کرتا ہوں والساعة الآخرة خير لك من الساعة الاولى کہ جو ساعت آتی ہے وہ گزر جانے والی ساعت سے آپ کے لئے افضل ہے۔

عرض۔ کھڑاوں پہننا کیسا ہے۔

ارشاد۔ صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد وضو کھڑاویں پہنا کرتے۔

عرض۔ خطبہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر زمانۂ اول میں نہ تھا۔

ارشاد۔ زمانۂ اوّل میں ثابت ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ذکر خطبہ میں کیا۔ بعد آپ کے ذکر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ اس کی خبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی سخت ناراض ہوئے کہ تم نے ابوبکر صدیق

ف آیہ ووجدك عائلا فاغنیٰ کے متعلق، ف آیہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کی تفسیر ظاہر، ف تاویل جہاں تک لفظ محتمل ہو جائز ہے، ف خطبہ میں خلفا عہد فاروقی سے ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے صدیق و فاروق کا ذکر کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف حضرت فاروق اعظم ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ پر اس لئے ناراض ہوئے کہ انھوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر حضرت عمر کے بعد کیوں کیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر میرے بعد کیوں کیا مجھ سے پہلے چاہیئے تھا ذکر کرنے پر ناراضی نہ فرمائی۔

عرض رغماالانوف الوھابیۃ والرّافضیۃ خطبہ میں سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز و مستحسن ہے اور میرے تو اکثر خطبوں میں حضور کا ذکر ہوتا ہے ہاں التزام سے نہیں۔

عرض۔ جبکہ عالم دین حقیقۃً سلطان اسلام ہے اور اولی الامر منکم سے علمائے دین ہی مراد ہیں تو جس جگہ بادشاہِ اسلام نہ ہو وہاں خطبہ میں عالم دین کا نام لے کر اس کے واسطے دعا کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے جس طرح سلطان اسلام دعا کا مستحق ہے اسی طرح عالم دین بھی

عرض۔ سید کے لڑکے کو اس کا استاد تادیباً مار سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ قاضی جو حدود الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اُس کے سامنے اگر کسی سید پر حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے گا۔ لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اُسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو تو یہ حکم ہے۔ تابہ معلم چہ رسد۔

عرض۔ شعبان میں نکاح کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ کوئی حرج نہیں ہاں یہ آیا ہے لانکاح بین العیدین دو عیدوں کے درمیان نکاح نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن اگر عید پڑے تو ظاہر ہے

ف حضور غوث اعظم کا ذکر خطبہ میں مستحسن ہے، ف عالم دین سلطان اسلام کی طرح مستحق دعا ہے، ف اگر سید پر حد ثابت ہو تو قاضی حد لگائے مگر سزا دینے کی نیت نہ کرے۔
ف لانکاح بین العیدین کا مطلب

کہ جمعہ و عیدین کے درمیان فرصت کہاں ہو سکتی ہے۔

عرض۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکر اسلام لائے۔

ارشاد۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ایمان لائے جب کل مرد و عورت ۳۹ مسلمان تھے آپ چالیسویں مسلمان ہیں اسی واسطے آپ کا نام متمم الاربعین ہے یعنی چالیس مسلمانوں کے پورا کرنے والے جب آپ مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور اس قدر لوگ جواب تک مسلمان ہو گئے۔ کفار نے جب سُنا تو کہا آج ہم اور مسلمان آدھوں آدھ ہو گئے۔ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو خوشخبری ہو کہ آج آسمانوں پر عمر کے اسلام لانے پر شادی رچائی گئی اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ سرکار کی ایذارسانی کی فکر میں رہتے، آیہ کریمہ نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہے کوئی تمہارا کچھ نہیں کر سکتا اُس وقت تک یہ بھی مسلمان نہ ہوئے تھے ابوجہل لعین نے اعلان دیا کہ جو شخص .... اس کو اس قدر انعام دوں گا ان کو جوش آیا تلوار ننگی کر لی اور قسم کھائی اس کو نیام میں نہ کریں گے جب تک معاذ اللہ اپنے ارادے کو پورا نہ کر لیں گے معارج میں ہے کہ انھوں نے تو یہ قسم کھائی اور ادھر رب العزۃ جل جلالہ نے قسم یاد فرمائی کہ یہ تلوار نیام میں نہ ہوگی تاوقتیکہ کفار کو اسی سے قتل نہ کریں۔ جا رہے تھے۔ راستہ میں عبداللہ بن نعیم صحابی ملے دیکھا نہایت غصّہ کی حالت میں سُرخ آنکھیں۔ ننگی تلوار لئے ہیں پوچھا کہاں جا رہے ہو انھوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ عبداللہ بن نعیم نے کہا بنی ہاشم کے حملوں سے کیسے بچو گے اُنھوں نے کہا شاید تو بھی مسلمان ہو گیا ہے تجھی سے

عہ وہابیہ پر قیامت کبریٰ۔ اللہ فرماتا ہے اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور تیرے متبع مسلمان۔ ۱۲ مؤلف

شروع کروں۔ عبداللہ بن نعیم نے فرمایا میری کیا فکر کرتے ہو اپنے گھر میں تو جا کر دیکھو تمہارے بہن بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کو غیظ آیا سیدھے بہن کے مکان پر گئے دروازہ بند پایا اندر سے پڑھنے کی آواز آ رہی تھی ان کی بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ طٰہٰ شریف سکھا رہے تھے آواز اجنبی کلام اجنبی خیر آواز دی بہن نے صحیفہ کو کسی گوشہ میں چھپا دیا، اور حضرت خباب ایک کوٹھڑی میں چھپ گئے۔ دروازہ کھولا گیا آتے ہی بہن سے پوچھا تو دین سے پھر گئی اسلام میں رافضیوں کا سا تقیہ کہاں صاف کہدیا میں نے سچا دین اسلام قبول کیا خیر انھوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ خون بہنے لگا جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں تو کہا اے عمر تم مار بھی ڈالو مگر دین اسلام ہم سے نہ چھوٹے گا۔ جب انھوں نے خون بہتا ہوا دیکھا غصّہ فرو ہوا اپنی بہن کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں نے نئے کلام کی آواز سُنی تھی وہ مجھے دکھاؤ آپ کی بہن نے کہا تم مشرک ہو اس کو چھو نہیں سکتے۔ انھوں نے زبردستی کر کے مانگ لیا دو تین آیتیں پڑھیں فوراً ان کے منہ سے نکلا واللہ ما ہذا کلام البشر خدا کی قسم یہ کلام بشر کا نہیں یہ سن کر حضرت خباب فوراً کوٹھڑی سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمہیں خوش خبری ہو کل ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب الٰہی اسلام کو عزت دے ابوجہل یا عمر کے ذریعہ سے الحمد للہ کہ حضور کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی۔ انھوں نے فرمایا حضور کہاں تشریف فرما ہیں حضرت خباب نے فرمایا دار ارقم میں انھوں نے کہا مجھے لے چلو حضرت خباب در دولت پر لے کر حاضر ہوئے یہاں مسلمان بخوف کفار چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ دروازہ پر آواز دی، اندر سے آواز آئی "کون" انھوں نے کہا عمر ضعفائے مسلمین خائف ہوئے دو، تین آوازیں دیں مگر جواب نہ دیا گیا جب اُنھوں نے سختی سے آواز دی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کواڑ کھول دیا جائے اگر خیر کے لئے آیا ہے

تنہا اور اگر ارادۂ شر سے آیا ہے تو واللہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کردوں گا۔ دروازہ کھلایا اندر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا عمر کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو۔ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا یہ عظمت نبوت تھی فوراً عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہو کر باآواز بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اُٹھے اُنھوں نے مسلمان ہوتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ کفار علی الاعلان اپنے معبودان باطل کی پرستش کریں اور ہم مسلمان چھپ کر اپنے سچے خدا کی عبادت کریں۔ ہم علانیہ مسجد الحرام میں نماز پڑھیں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر برآمد ہوئے مسجد حرام شریف میں اذان کہی گئی دو صفیں ہوئیں ایک میں حضرت حمزہ ہوئے اور دوسری میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کافر نے دیکھا چپکا اپنے گھر گھس گیا۔ جب ضعفائے مسلمین نے ہجرت کی تو کفار سے چھپ چھپ کر چلے گئے۔ انہوں نے جب ہجرت فرمائی ایک ایک مجمع کفار میں ننگی شمشیر لے جاکر فرمایا جس نے مجھے جانا اُس نے جانا اور جس نے نہ جانا ہو وہ اب جان لے کہ میں ہوں عمر۔ جسے اپنی عورت بیوہ اور اپنے بچے یتیم کرنا ہوں وہ میرے سامنے آئے میں اب ہجرت کرتا ہوں پھر یہ نہ کہنا کہ عمر بھاگ گیا۔ تمام کفار سر جھکائے بیٹھے رہے کسی نے چوں بھی نہ کی۔ (پھر فرمایا) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسی واسطے ان کی شدت اور ان کی رحم دلی درجۂ کمال پر تھی۔

عرض۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس نبی کے زیر قدم تھے۔

ف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

ارشاد۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی ہیں کس کس طرح کس کس کے زیر قدم بتاؤں نام بھی سب کے نہیں معلوم وہ صحابہ جن کے نام معلوم ہیں سات ہزار ہیں حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔

عرض۔ حضور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ علی میر النظیر ہے۔

ارشاد۔ ذال سے یا ظا سے اگر ذال سے نذیر مراد ہے تو تمام علماء حضور کی نیابت میں نذیر ہیں مگر یہ کوئی حدیث نہیں ہاں یہ آیا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء علماء انبیا کے وارث ہیں اور اگر ظا سے نظیر لیا ہے تو یہ صریح کلمۂ کفر ہے حدیث میں کہاں آسکتا ہے وہ ذات تو اللہ تعالیٰ نے بے مثل و بے نظیر بنائی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں۔ ہو ہی نہیں سکتا نہ اولین میں نہ آخرین میں نہ انبیا میں نہ مرسلین میں۔

عرض۔ حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یا زروق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

ارشاد۔ مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث ہی کہا ایک درگیر محکم گیر میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوا احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا طبیعت منتشر ہوتی تھی میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی

ف صحابی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ ف سات ہزار صحابہ معلوم الاسم ہیں۔

ف حضور کا نظیر محال بالذات ہے۔ ف گم شدہ شے ملنے کا عمل۔

ف حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت کا ذکر۔

معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے یا غوثاہ زبان سے نکلا وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا (پھر ارشاد فرمایا) ارادت شرط اہم ہے بیعت میں بس مرشد کی ذراسی توجہ درکار ہے اور دوسری طرف اگر ارادت نہیں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک صاحب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے غلاموں میں سے تھے انھوں نے واقعہ میں یعنی سوتے جاگتے میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے اس پر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے ہر ایک اپنی چھٹی دیتا ہے حضرت اس کو بارگاہِ رب العزۃ میں پیش کرتے ہیں یہ چپکے کھڑے رہے جب حضرت نے بہت دیر تک انھیں دیکھا اور انھوں نے کچھ نہ کہا تو خود فرمایا ھات اعرض قصتك لاؤ کہ میں تمہاری عرضی پیش کروں انھوں نے عرض کیا او شیخی عزلوہ کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا واللہ ما عزلوہ ولن یعزلوہ خدا کی قسم ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے، انھوں نے عرض کی تو بس میرا شیخ کافی ہے آنکھ کھلی حاضر ہوئے دربار میں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں حضور نے ارشاد فرمایا ھات اعرض قصتك لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں (فرمایا) ارادت یہ ہے ۔ ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند۔ (پھر فرمایا) جب تک مرید یہ اعتقاد نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے نفع نہ پائے گا۔ علی بن ہیتی نے جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے خاص خلیفہ ہیں

ف ارادت شرط اہم بیعت ہے، ف سرکار غوثیت کے ایک مرید کی پختہ ارادت کی نفیس حکایت، ف سرکار غوثیت کا وقوفِ غیب، ف علی بن ہیتی حضور غوث اعظم کے خلیفہ ہیں اور علی جوسقی علی بن ہیتی کے مرید خاص۔

ایک بار حضور کی دعوت کی ان کے خاص مرید تھے۔ حضرت علی جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کھانا لائے خیال کرتے ہیں کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضا نہیں کرتی انھوں نے اس طرح روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کے حضور ایک ساتھ جاکر گریں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مرید تمہارا بہت باادب ہے۔ علی بن ہیتی نے عرض کیا بہت ترقیاں کرچکا ہے اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں۔ علی جوسقی یہ سنتے ہی ایک کونہ میں گئے اور رونا شروع کیا۔ حضور نے فرمایا اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو جس پستان کا پلا ہوا ہے اُسی سے دودھ پیئے گا۔ دوسرے کو نہیں چاہتا (پھر فرمایا) اپنے تمام حوائج میں اپنے شیخ ہی کی طرف رجوع کرے۔

عرض ۔ اس حدیث کے کیا معنی ہیں لوکان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی

ارشاد ۔ اگر موسیٰ تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو گمراہ ہوجاؤ گے حالانکہ نبی نبی ہیں بحیثیت نبوت کے کچھ فرق نہیں وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان سابقہ ہیں۔ بہت احکام شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کے ہماری شریعت میں منسوخ ہوئے تو اگر ان احکام کو چھوڑ کر ان کی پیروی کی جائے یقیناً گمراہی ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند یہود مشرف باسلام ہوئے اور نماز میں توریت شریف بھی پڑھنے کی اجازت چاہی آیۂ کریمہ نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً

ف علی بن جوسقی کی پختہ ارادت کا ایک عجیب واقعہ،

ف حدیث لوکان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی کے معنی

ف یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ الآیہ کا شانِ نزول

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اے مسلمانو اگر مسلمان ہوتے ہو تو پورے مسلمان ہو جاؤ۔ شیطان کے فریب میں نہ پڑو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

عرض ۔ شیخ کے حضور چپکا رہنا افضل ہے یا نہیں۔

ارشاد ۔ بیکار باتوں سے تو ہر وقت پرہیز چاہئے اور شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے ضروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں اولیائے کرام فرماتے ہیں شیخ کے حضور بیٹھ کر ذکر بھی نہ کرے کہ ذکر میں دوسری طرف مشغول ہوگا۔ اور یہ حقیقۃً ممانعت ذکر نہیں بلکہ تکمیل ذکر ہے کہ وہ جو کرے گا بلا توسل ہوگا اور شیخ کی توجہ سے جو ذکر ہوگا وہ بتوسط ہوگا یہ اس سے بدرجہا افضل ہے (پھر فرمایا) اصل کار حسن عقیدت ہے یہ نہیں تو کچھ نفع نہیں اور صرف حسن عقیدت ہے تو خیر اتصال تو ہے (پھر فرمایا) پرنالہ کی مثل تم کو فیض پہنچے گا حسن عقیدت ہونا چاہئے۔

عرض ۔ حضور کیا یہ صحیح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے وقت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا صبر بہتر ہے مگر آپ پر اور رونا برا ہے مگر آپ پر۔

ارشاد ۔ یہ الفاظ نظر سے نہ گزرے بہت ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو۔

عرض ۔ اگر اس کو صحیح مانا جائے تو اس کے کیا معنے ہوں گے۔

ارشاد ۔ معنی ظاہر ہیں صبر ہوتا ہے متناہی رنج پر اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی کا رنج ہر مسلمان کو غیر متناہی ہے تو غیر متناہی پر صبر کیونکر ہوگا۔

عرض ۔ لیکن ہمارے علمائے کرام غم تازہ کرنے کو حرام فرماتے ہیں۔

ارشاد ۔ غم تازہ کرنا اپنی طرف سے ہوتا ہے اور یہاں تو رنج ہے وہ اپنے

ف بیکار باتوں سے ہر وقت پرہیز چاہئے۔ ف شیخ کے حضور خاموش بیٹھے یہاں تک کہ ذکر بھی نہ کرے

اختیار میں نہیں۔
عرض۔ تو اگر بے اختیاری میں اپنے عزیز کی موت پر صبر نہ کرے تو جائز ہوگا۔
ارشاد۔ بے اختیاری بنا لیتے ہیں ورنہ اگر طبیعت کو روکا جائے تو یقین ہے کہ صبر ہو سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ تشریف لئے جا رہے تھے۔ راہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی موت پر نوحہ کر رہی ہے حضور نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا صبر کر وہ اپنے حال میں ایسی بے خبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں جواب بیہودہ دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں حضور تشریف لے گئے بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرما رہے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا الصّبر عند الصدمة الاولیٰ صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آ ہی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہو سکتا ہے امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نفس بچہ کی مثل ہے کہ اگر اس کو دودھ پلائے جاؤ جوان ہو جائے گا اور پیتا رہے گا اور اگر چھڑا دو چھوڑ دے گا میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی
عرض۔ حضور نفس اور روح میں فرق اعتباری معلوم ہوتا ہے۔
ارشاد۔ اصل میں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ نفس۔ روح۔ قلب، روحؔف بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف

ف نوحہ ناجائز ہے، ف روح بادشاہ ہے اور نفس و قلب اس کے وزیر

بلاتاہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے اب اس میں حق کے دیکھنے سمجھنے غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ اوندھا کر دیا جاتا ہے اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے بالکل چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے (پھر فرمایا) قلب حقیقۃً اس مضغۂ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفۂ غیبیہ ہے جس کا مرکز یہ مضغۂ گوشت ہے سینے کے بائیں جانب اور نفس کا مرکز زیر ناف ہے اسی واسطے شافعیہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ نفس سے جو وساوس اٹھیں وہ قلب تک نہ پہنچنے پائیں اور حنفیہ زیر ناف باندھتے ہیں۔

کہ سرچشمہ باید گرفتن بہ میل چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

یعنی گربہ کشتن روز اول باید اسی واسطے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اگر ہاتھ سختی سے باندھیں جائیں تو وساوس نہ پیدا ہوں۔

عرض۔ کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھے جو بظاہر انسان کی طرف سے پہنچتی ہے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ سکتا ہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا

ارشاد۔ ہر بلا میں مبتلا کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے خواہ وہ بلا انسانی ہو یا آسمانی (پھر فرمایا) میں تو کافر کا مردہ بھی دیکھ کر پڑھتا ہوں کہ جس بلا میں وہ مبتلا ہوا یعنی موت علی الکفر اس سے خدا نے ہم کو نجات دی اس پر شکر کرنا چاہئے (پھر فرمایا) حدیث میں ہے کافر کے جنازہ کے آگے شیطان آگ کے شعلے اڑاتا ہوا شور مچاتا ناچتا ہوا چلتا ہے کہ آدمی کفر پر مرا (پھر فرمایا) .... کے جنازہ کے ساتھ

ف قلب کس طرح اندھا ہو جاتا ہے، ف قلب کب ایسا ہو جاتا ہے کہ حق سن بھی نہ سکے ف قلب حقیقۃً ایک لطیفۂ غیبیہ ہے، ف نفس کا مرکز کہاں ہے، ف شافعیہ سینے پر کیوں ہاتھ باندھتے ہیں، ف حنفیہ زیر ناف کیوں ہاتھ باندھتے ہیں۔

شیطان کو تھوڑی دیر ناچنا پڑتا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے لے جاتے ہیں اور...... کے جنازہ کے ساتھ بہت دیر تک اُسے ناچنا پڑتا ہے کہ وہ باجہ بجاتے جگہ جگہ ٹھہراتے بہت آہستہ آہستہ لے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے مذہب اسلام میں ہر بات میں توسط کو اختیار فرمایا یہاں بھی حکم ہے کہ میت کو نہ بہت آہستہ لے جاؤ نہ دوڑتے ہوئے۔

عرض حضور وسط کے معنی افضل کے بھی آتے ہیں جیسے وَجَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطاً

ارشاد۔ ہاں وسط کے لئے افضلیت لازم ہے آیت کے معنی یہ ہیں ہم نے تم کو بہترین امت بنایا حدیث میں ارشاد ہوا انتم تتمون سبعین امۃ من قبلکم وانتم اٰخرھم تم سے پہلے ۶۹ امتیں گزریں اور تم سب سے پچھلے ہو۔ شب معراج رب العزۃ جل جلالہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا اغمّ علیک ان جعلتک اٰخر الانبیاء کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا۔ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا میں نے انھیں اس لئے سب سے پچھلی امت کیا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں (پھر فرمایا) ایک آنکھ کے لئے کروڑوں آنکھوں کا اعزاز کیا جاتا ہے۔ روزِ قیامت تمام امتوں کو منادی پکارے گا، جب اس امت کی باری آئے گی ندا کرے گا کہاں ہیں۔ امت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور دامن رحمت وسیع کیا جائے گا اس میں سب کو لے لیا جائے گا کسی کو ان کے حساب کا پتہ بھی نہ چلے گا۔ ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اے رب میری امت کا حساب مجھے دیدے۔ ارشاد فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیری امت میرے بندے ہیں خود حساب لوں گا اور خود بخش دوں گا۔ روزِ قیامت دامنِ رحمت میں تمام امت کو جمع فرمایا جائے گا اور ارشاد فرمایا جائے گا میں نے اپنے حقوق

ف میت کو نہ دوڑتے ہوئے لیجانا چاہئے نہ بہت آہستہ، ف وسط کو افضلیت لازم ہے۔

معاف کئے تم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یہ سب صدقہ ہے سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (پھر فرمایا) بندگی ہونا چاہئے مرتے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر جان نکل جائے۔ پھر تو سب آسان ہے یہی ایک پہلی منزل ہے جو تمام منزلوں سے سخت تر ہے اللہ آسان فرمائے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علیہ توکلنا پھر فرمایا قیامت کے دن باوجود ان رحمتوں اور مہربانیوں کے ہم میں بعض وہ لوگ ہوں گے جو اس وقت بھی بخل کریں گے حدیث میں ہے ایک شخص کو جنت کا حکم ہوگا وہ جانا چاہے گا کہ اس کا حق دار کھڑا ہوگا۔ عرض کرے گا۔ اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلا۔ حکم ہوگا اس کی نیکیاں اُسے دیکر حق پورا کرو۔ نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ اور اس کا حق باقی رہے گا (فرمایا) کہ تین پیسے جو کسی کے اپنے اوپر آتے ہوں گے ان کے بدلے میں ۷۰۰ باجماعت نمازیں لی جائیں گی۔ حق دار پھر کھڑا ہوگا عرض کرے گا۔ اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا حکم ہوگا اور اس کی بدیاں اس پر رکھکر حق پورا کرو۔ اس کی بدیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور ابھی حق باقی ہے۔ پھر وہ کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا اے رب میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا ارشاد ہوگا اس کی تمام نیکیاں تجھے مل گئیں تیری تمام بُرائیاں اُس پر رکھدی گئیں فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ الرحم الرّاحمین اب اس کے پاس کیا ہے جو تو لے گا۔ عرض کرے گا اے رب میرے میرا حق ابھی باقی ہے وہ اس سے دلوا۔ تب فرشتوں کو حکم ہوگا کہ جنت سے ایک مکان خوب آراستہ کر کے عرصات میں لایا جائے سب لوگ اس کو نہایت شوق سے دیکھنے لگیں گے۔ رب العزۃ جل جلالہٗ ارشاد فرمائے گا میں اس مکان کو بیچتا ہوں کوئی ہے جو اس کو خریدے حق دار عرض کرے گا اے رب میرے اس کی قیمت کس کے پاس ہوگی۔ ارشاد فرمائے گا ولیکن تیرے پاس اس کی قیمت ہے۔ عرض کرے گا اے رب میرے۔ وہ کیا چیز ہے۔ ارشاد فرمائے گا اپنے بھائی کا حق معاف فرمادے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلا جا (پھر فرمایا) خدا نے وعدہ فرمالیا ہے

کہ حق العبد کو میں معاف نہ کروں گا ورنہ بندے کا بھی وہی مالک بندے کے حقوق کا بھی وہی مالک وہ چاہے تو تمام بندوں کے حقوق معاف کردے مگر چونکہ اس نے وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اس طور پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں سے حقوق العباد معاف کرائے گا۔

عرض۔ قواعد رویت ہلال یقینی ہیں یا تخمینی۔

ارشاد۔ تخمینی ہیں سب میں پہلا فن ہیئت کا امام جو گنا جاتا ہی بطلیموس ہے اس نے مجسطی لکھی اس میں تمام افلاک کے احوال ستاروں کا طلوع وغروب ان کا آپس میں نظری فاصلہ یہاں تک کہ ثوابت کا بھی طلوع وغروب لکھا ہے کہ فلاں ستارہ آفتاب سے اتنے بُعد پر ہوگا تو نظر آئے گا اور اتنے بُعد پر ہوگا تو نہیں اور ہلال کو چھوڑ گیا وہ اس کے قابو کا نہ تھا۔ متاخرین نے اس کا قاعدہ ایجاد کیا ہے آٹھ ورق کامل پر اس کے اعمال آتے ہیں اور اس کے بعد کبھی یقینی جواب آتا ہے اور کبھی اس قدر اعمال کثیرہ کے بعد بھی مشکوک، سیدھا حساب جو ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا ہے وہ کبھی نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ ٹوٹے گا انا امة امية لانکتب ولا نحسب الشهر الا هكذا وهكذا وهكذا فان غم عليكم فعدوا ثلثين ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کرلو۔

مؤلف۔ ولادت کی تاریخوں کا ذکر تھا اس پر ارشاد فرمایا بحمد اللہ تعالیٰ ولادت کی تاریخ اس آیہ کریمہ میں ہے۔ اولئك كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه جس کا ترجمہ یہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اور اپنی طرف سے روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد فرمائی ہے اور اس کا صدر ہے۔ لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم نہ پائیں گے آپ ان لوگوں کو جو اللہ و رسول

اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ و رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کی اولاد یا ان کے بھائی یا اُن کے کنبے قبیلے ہی کے کیوں نہ ہوں اسی کے متصل فرمایا اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان بحمد اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے اور مجھے اور میرے بچوں کو بھی بفضل اللہ تعالیٰ عداوت اعداء اللہ گھٹی میں پلادی گئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ وعدہ بھی پورا ہوگا اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان بحمد اللہ اگر قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں توخدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ دوسرے پر لکھا ہوگا محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور بحمد اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب پر ہمیشہ فتح و ظفر حاصل ہوئی رب العزۃ جل جلالہٗ نے روح القدس سے تائید فرمائی۔ اللہ پورا فرمائے وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پھر فرمایا یہ سب برکات ہیں حضرت جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن عظیم میں حضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ میں ہے کہ دو یتیم بچے ایک مکان میں رہتے تھے اسکی دیوار گرنے والی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دیوار کو سیدھا کر دیا اس واقعہ کو فرمایا جاتا ہے وکان ابوھما صالحاً ان کا باپ صالح تھا اس کی برکت سے یہ رحمت کی گئی۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں وہ باپ ان کی چودھویں پشت میں تھا۔ صالح باپ کی یہ برکات ہوتی ہیں تو یہاں ابھی تیسری ہی پشت ہے دیکھئے کب تک برکات اس سلسلے میں رہیں (پھر ارشاد فرمایا) حضرت جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحمد اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اس وقت تک وہی محبت ہے جو پہلے تھی۔ میرے جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک حقیقی بھتیجے تھے اُنھوں نے کوئی دقیقہ میری بُرائی میں اپنے نزدیک اٹھا نہ رکھا۔ ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پلنگ پر تشریف فرما ہیں اور وہ صاحب

پائنتی بیٹھے ہیں اور ہر چند بات کرنا چاہتے ہیں حضرت جواب نہیں دیتے اور متوجہ نہیں ہوتے اتنے میں میں حاضر ہوا حضرت مجھے دیکھ کر فوراً سروقد کھڑے ہو گئے اور فرمایا آیئے مولانا تشریف لایئے باوجودیکہ میں انکی پاؤں کی جوتی کی خاک مگر حضرت نے مجھ کو نہایت تعظیم سے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا حضرت برابر میری طرف متوجہ رہے دو روز ہوئے تھے کہ لکھنؤ سے خمیرہ آیا تھا حضرت حقہ ملاحظہ فرما رہے تھے مجھے خواب میں خمیرہ یاد آیا میں اُٹھا اور عرض کیا میں لکھنؤ کا خمیرہ بھرتا ہوں سنتے ہی گھبرا گئے اور فوراً کھڑے ہو گئے فرمانے لگے مولانا آپ تکلیف نہ فرمایئے مولانا آپ تکلیف نہ فرمایئے اور مجھے بٹھا لیا میری محبت کے سبب اپنے حقیقی بھتیجے سے کلام نہ فرمایا (پھر فرمایا) میں روتا ہوا دوپہر کو سو گیا دیکھا حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے وہاں جا کر شرف بیعت حاصل کیا (پھر فرمایا) ایک مرتبہ جائداد کا جھگڑا اٹھا اور وہ بھی ایسا کہ ظاہری رزق کے بند ہونے کے اسباب تھے اُسی دوران میں خواب دیکھا کہ حضرت جدامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عربی گھوڑے پر سوار تمام اعضا نہایت روشن عربی لباس میں تشریف لائے میں اسی پھاٹک میں کھڑا تھا حضرت قریب آکر گھوڑے سے اترے اور فرمایا بشیرالدین وکیل کے یہاں جانا ہے۔ آنکھ کھلی۔ میں نے کہا اب مقدمہ فتح ہو گیا۔ چنانچہ صبح ہی کو مقدمہ میں فتحیابی ہو گئی ۸-۱۰ برس ہوئے رجب کے مہینے میں حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں احمد رضا اب کی رمضان میں تمہیں بیماری ہو گی اور زیادہ ہو گی۔ روزہ نہ چھوڑنا یہاں بحمد اللہ تعالیٰ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہ سفر نہ مرض کسی حالت میں روزہ نہیں چھوڑا۔ خیر رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار

ہوا مگر بحمد اللہ تعالےٰ روزے نہ چھوڑے۔

گاؤں میں ایک زمین میری زمین کے متصل ایک صاحب کی تھی وہ ایک سودخوار کے ہاتھ بیچنا چاہتے تھے اُن سے کہا گیا مخالفت کی وجہ سے انھوں نے نہ مانا والد ماجد خواب میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے نہیں دیتے سودخوار کو دیتے ہیں اور ملے گی مجھی کو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک بار بیمار ہوا اور شدت کا درد ہوا آنکھ لگ گئی خواب میں حضرت والد ماجد اور مولوی برکات احمد صاحب مرحوم جو والد ماجد سے پڑھا کرتے تشریف لائے مولوی برکات احمد صاحب نے پوچھا مزاج کیسا ہے میں نے کہا درد کی شدت ہے۔ دعا کیجئے کہ ایمان پر خاتمہ ہو جائے یہ کہا ہی تھا کہ والد ماجد کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا ابھی تو باون برس مدینہ طیبہ ہیں، اب اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ باون برس کی عمر میں مدینہ طیبہ کی حاضری ہوگی۔ چنانچہ دوسری حاضری میں میری عمر باون برس کی تھی یا یہ کہ اس وقت سے باون برس کے بعد مدینہ طیبہ کی حاضری ہوگی اور خدا سے امید ہے کہ ایسا ہی کرے آمین۔ ایک مرتبہ کھانا نہ کھایا تھا کئی روز سے والدین کریمین کو خواب میں دیکھا والدہ ماجدہ نے کچھ نہ فرمایا والد ماجد نے فرمایا تھا تمہارے نہ کھانے سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے مجبوراً پھر صبح سے کھانا شروع کر دیا۔ ایک بار میں نے دیکھا کہ حضرت والد ماجد کے ساتھ ایک سواری ہے بہت نفیس اور اونچی بھی تھی والد ماجد نے کمر پکڑ کر سوار کیا اور فرمایا گیارہ درجے تک تو ہم نے پہنچا دیا آگے اللہ مالک ہے میرے خیال میں اس سے مراد غلامی ہے، سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، ایک صاحب میرے چچا ہوتے تھے گاؤں کا کام وہی کرتے تھے۔ ایک بار حضرت والد ماجد ان سے ناراض ہو گئے فرما دیا تھا کہ اب سے یہ گاؤں کا کام نہ کریں بعد میں مجھے فرصت نہیں ہوتی اور گاؤں کے کام پر معتمد آدمی درکار تھا اور ان سے بڑھ کر اور کون معتمد ہو سکتا تھا مگر حضرت والد ماجد کی ممانعت تھی سخت فکر تھی ایک روز شب کو

تشریف لائے اور ان کا ہاتھ لے کر میرے ہاتھ میں دے دیا میں سمجھ گیا کہ حضرت کی اجازت ہے کہ انھیں کو گاؤں کا کام دے دو۔ چنانچہ صبح ہی کو میں نے انہیں گاؤں کو بھیجدیا۔

عرض۔ مرغی اگر پانی میں چونچ ڈال دے ناپاک ہو جائے گا۔

ارشاد۔ ناپاک نہ ہوگا مکروہ ہے اُبال دیا جائے کراہت زائل ہو جائے گی۔

عرض۔ متشابہ لگا تین بار لوٹا مگر نہ نکلا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

ارشاد۔ کیوں اور اگر تین بار سبحان اللہ کے قدر رکا تو سجدہ سہو واجب ہوگا لوٹنے سے نہ ہوگا اگرچہ دس ہزار بار

عرض۔ ناپاک پانی گرم کیا اتنا کہ اُبل گیا پاک ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ پاک پانی نے نہ اُبالا۔

عرض۔ کتے کا رواں تو ناپاک نہیں۔

ارشاد۔ صحیح ف یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے لیکن بلا ضرورت ف پالنا نہ چاہیئے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں۔ فرمایا کیوں۔ عرض کیا انا لاندخل بیتاً فیہ کلب او تصاویر ف رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔ اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اُسے نکلا تو حاضر ہوئے۔

عرض۔ خلافت ف راشدہ کس کس کی خلافت تھی۔

ف صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے، ف کتا بے ضرورت پالنا نہ چاہیئے، ف حدیث میں ہے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، ف خلافت راشدہ کس کس کی ہوئی

ارشاد۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی، امام حسن، امیر معاویہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہوگی۔

عرض۔ بعض علیگڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں۔

ارشاد۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا حدیث میں ارشاد فرمایا لاتقولوا للمنافق سید افانہ ان یکن سید کم فقد اسخطتم ربکم منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض۔ حضور یہ صحیح ہے عالم کی زیارت ثواب ہے۔

ارشاد۔ ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا النظر الی وجہ العالم عبادۃ النظر الی الکعبۃ عبادۃ النظر الی المصحف عبادۃ عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔

عرض۔ دل میں اگر الفاظ طلاق بولے تو طلاق ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ جب تک اتنی آواز سے نہ کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود اُس کے کان سن لیں۔

عرض۔ کافرہ اگر اسلام لائے اور شوہر والی ہو تو کیا کرے۔

ارشاد۔ تین حیض تک انتظار کرے اگر اس کے اندر شوہر اسلام لے آیا یہ اس کے نکاح میں ہے ورنہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

مرگی کی حقیقت

عرض۔ حضور یہ صرع کیا کوئی بلا ہے

ارشاد۔ ہاں اور بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو ام الصبیان کہتے ہیں اگر بچوں کو ہو ورنہ صرع (مرگی)، تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر

ف عالم کے چہرہ کی طرف نظر عبادت ہے، کعبہ معظمہ کی طرف نظر عبادت ہے، قرآن عظیم میں نظر عبادت ہے

ہو گی تو امید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس برس کے بعد یا پچیس برس والے کو ہوئی تو اب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ امر آخر ہے، یہ فی الحقیقت ایک شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ایک عورت اپنی لڑکی کو لائیں عرض کی صبح و شام یہ مصروعہ ہو جاتی ہے حضور نے اس کو قریب کیا اور اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اخرج عدواللہ وانا رسول اللہ نکل اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں اُسی وقت اسے قے آئی ایک سیاہ چیز جو چلتی تھی اس کے پیٹ سے نکلی اور غائب ہو گئی اور وہ عورت ہوش میں ہو گئی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص کو مرگی ہو گئی۔ حضور نے فرمایا اس کے کان میں کہدو غوث اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہو گیا اور اب تک بغداد مقدس میں مرگی نہیں ہوتی (پھر فرمایا) بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اقامت بچہ کے کان میں کہدی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ عمر بھر محفوظی ہے۔

عرض۔ گراموفون کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ بعض باتوں میں اصل کا حکم ہے۔ بعض میں نہیں۔ گراموفون میں اگر قرآن عظیم ہو اس کا سننا فرض نہیں بلکہ ناجائز اور آیت سجدہ اس سے اگر سُنی سجدہ واجب نہیں۔ حالانکہ یوں استماع قرآن مبین اور آیت سجدہ پر سجدہ واجب اور گانے میں اصل کا حکم ہے اگر اصل جائز یہ بھی جائز اگر اصل حرام یہ بھی حرام مثلاً عورت و امرد کی آواز نہ ہو مزامیر کی آواز نہ ہو اشعار خلاف شرع نہ ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں اور قرآن عظیم کا سننا تو حد ہے کہ عبادت ہے اور گراموفون سے سننا لہو ہے وہ موضوع

ف غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرگی پر حکم، ف بچہ کے کان میں اذان کا فائدہ اور اذان میں دیر سے ضرر، ف اگر گراموفون سے قرآن عظیم سننا جائز نہیں اور اگر اس سے آیت سجدہ سنی سجدہ واجب نہیں، ف گراموفون کا حکم

ہی اس لئے ہے اگرچہ کوئی نیت لہو نہ کرے مگر اصل وضع کی تبدیل کوئی نہیں کرسکتا پھر جو مصالحہ اس میں بھرا ہوتا ہے اس میں اکثر اسپرٹ کا میل ہوتا ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب نجس ہے تو اس میں قرآن عظیم کا بھرنا ہی حرام ہے۔

عرض - جانوروں کو کھلانے پلانے سے ثواب ملتا ہے یا نہیں۔

ارشاد - ہاں حدیث میں ارشاد ہوا فی کل ذات کبد رطبۃ اجر ہر تر جگر میں اجر ہے یعنی ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں ثواب ہے۔

عرض - تھالوی کو لوگ سید کہتے ہیں اور وہ مانع نہیں ہوتا حالانکہ وہ قوم کا جھوجہ ہے۔

ارشاد - حدیث میں ہے من ادعیٰ الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا جو شخص اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل دوسری حدیث میں ارشاد ہوا فالجنۃ علیہ حرام تیسری حدیث میں فرمایا فعلیہ لعنۃ اللہ متتابعۃ الیٰ یوم القیمۃ اس پر اللہ کی پے در پے قیامت تک لعنت ہے

عرض - ایام بیض میں روزہ رکھنے سے مہینہ بھر کا ثواب ملتا ہے۔

ارشاد - ہاں پہلی دوسری تیسری یا تیرہ چودہ پندرہ یا ستائیس اٹھائیس اُنتیس ان میں سے جس میں روزہ رکھے گا سب کا ثواب برابر ہے۔ پہلی دوسری تیسری لیالی ہلال اور تیرہ چودہ پندرہ لیالی بیض (سفید راتیں) اور ستائیس اٹھائیس اُنتیس لیالی سود (سیاہ)

عرض - حضور ایک روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص دو سو برس

ف تبدیل نیت سے، ف تبدیل وضع نہیں ہوسکتی، ف اسپرٹ شراب ہے۔

ف اپنی قوم چھپانے اور دوسری قوم بتانے کا اور اس پر حدیث سے شدید وعیدیں، ف ایام بیض کا روزہ

تک فسق و فجور میں مبتلا رہا اور بعد انتقال اس کی مغفرت فرما دی گئی اس وجہ سے کہ اس نے توریت شریف میں نام پاک حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھ کر چوم لیا تھا۔

ارشاد۔ ہاں صحیح ہے ان کا نام مسطح تھا پھر فرمایا اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں اس کی رحمت چاہے تو کروڑوں برس کے گناہ دھو دے غلامی ہونا چاہیئے سرکار کی ایک نیکی سے معاف فرما دے بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے اور اگر عدل فرمائے تو کروڑوں برس کی نیکیاں ایک صغیرہ کے عوض رد فرما دے حدیث میں ارشاد ہوا کہ کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت کے اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جا سکتا صحابہ نے عرض کیا ولا انت یا رسول اللہ آپ بھی نہیں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا ولا انا الا ان یتغمدنی رحمتہ اور میں بھی جب تک کہ میرا رب رحمت نہ فرمائے گناہ نہ سہی استحقاق کس بات کا ہے دنیا ہی کا قاعدہ دیکھئے اگر اجیر ہے مزدوری کرے گا اجرت پائے گا اور اگر عبد ہے مملوک ہے کتنی ہی خدمت کرے کچھ نہ پائے گا۔ ہم سب تو اسی کی مخلوق و مملوک ہیں۔ اس کی رحمت ہی رحمت ہے آپ ہی بندوں کو توفیق دی آپ ہی اس کو اسباب دئے آپ ہی آسان فرمایا اور فرماتا ہے بدلہ ہے ان کے نیک عملوں کا۔ نعم العبد کیا اچھا بندہ ہے۔ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنے عرصے تک بلا میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا۔ جب اس سے نجات ملی عرض کیا الٰہی میں نے کیسا صبر کیا ارشاد ہوا اور توفیق کس گھر سے لایا۔ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سر پر خاک اڑائی عرض کیا بیشک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا۔

عرض۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول بھی تھے۔

ف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول بھی تھے

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اول الرسل کہا جاتا ہے یہ کس وجہ سے

ارشاد۔ کافروں کی طرف جو رسول بھیجے گئے ان میں سب سے اول حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ سے پہلے جو نبی تشریف لائے وہ مسلمانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

عرض۔ کلب علی کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد۔ علی کی سرکار کا کتا

عرض۔ اولیائے کرام میں بھی کسی کا نام کلب ہوا ہے۔

ارشاد۔ سلف صالحین صحابہ تابعین میں کلب کلیب کلاب نام ہوئے

عرض۔ خاندان سلاریہ بھی کوئی خاندان بیعت ہے۔

ارشاد۔ نہیں۔ حضرت سیدی سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجاہد تھے شہید ہوئے ہیں تو کیا ہر شہید سے بیعت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا (پھر تذکرہ حضرت سیدی احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا) کہ آپ اجلۂ اکابر اولیا سے ہیں حضرت کے ایک مرید بارگاہ غوثیت میں حاضر تھے عرض کی مجھے اپنے شیخ کی زیارت کا شوق ہے حضور نے ایک شیشہ سامنے رکھدیا۔ اس میں شیخ کی شکل نظر آئی کہ دانتوں میں انگلی دبائے فرما رہے ہیں جو بحر کے پاس ہو وہ جدول چاہے

عرض۔ کیا حضرت مجدد الف ثانی نے کہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر اپنی تفضیل بھی لکھی ہے۔

ارشاد۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ

ف نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اول الرسل کہنے کی وجہ، ف حضرت نوح سب سے پہلے کافروں کی طرف مبعوث اور اس سے پہلے انبیا مسلمانوں ہی کی طرف مبعوث ہوتے تھے، ف خاندان سلاریہ کوئی سلسلہ نہیں، ف حضرت سیدی احمد کبیر رفاعی اجلۂ اکابر کا سرکار غوثیت کے ساتھ ادب

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ پھر فرمایا مکتوبات کی اول دو جلدوں میں تو ایسے الفاظ ملیں گے جن میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو کیا گنتی تیسری جلد میں فرماتے ہیں جو کچھ فیوض و برکات کا مجمع ہے وہ سب سرکار غوثیت سے ملے ہیں نور القمر مستفاد من نور الشمس اسی میں لکھا ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ میں نے اگلی جلدوں میں کہا صحو سے کہا نہیں۔ بلکہ زیادہ سُکر ہے اب اگر کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے اس کو وہ جانے ہم تو ایسے شیخ کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا۔ خدا کے فرمانے سے کہا۔ تمام جہاں کے شیوخ نے جو زبانی دعوے کئے ہیں۔ ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارا سُکر ہے اور ایسی غلطیاں دو وجہوں سے ہوتی ہیں یا ناواقفی یا سُکر۔ سُکر تو یہی ہے اور ناواقفی یہ کہ مثلاً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بزرگ سیدی عبد الرحمٰن طفسونجی نے ایک روز بر سر منبر فرمایا انا بین الاولیاء کالکرکی اطول عنقا میں اولیا میں ایسا ہوں جیسے کلنگ، سب میں اونچی گردن وہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید حضرت سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہیں ناگوار ہوا کہ حضور پر اپنے آپ کو تفصیل دی۔ گدڑی پھینک کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں آپ سے کشتی لڑنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیدی عبد الرحمٰن نے اُن کو سر سے پیر تک دیکھا پھر پیر سے سر تک دیکھا پھر سر سے پیر تک دیکھا غرض اسی طرح کئی بار نظر ڈالی اور خاموش ہو گئے لوگوں نے حضرت سے سبب پوچھا فرمایا میں نے دیکھا اس کے جسم کو کہ کوئی رونگٹا رحمت الٰہی سے خالی نہیں ہے اور ان سے فرمایا گدڑی پہن لو، انھوں نے کہا فقیر جس کپڑے کو اتار پھینک دیتا

ف مجدد صاحب کا سرکار غوثیت کے ساتھ ادب، ف حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا صحو سے فرمایا اللہ کے امر سے فرمایا۔ ف حضرت عبد الرحمٰن طفسونجی اور حضور غوث اعظم کے ایک مرید کی دلچسپ حکایت

ہے دوبارہ نہیں پہنتا بارہ روز کے راستہ پر ان کا مکان تھا اپنی زوجہ مقدسہ کو آواز دی فاطمہ میرے کپڑے دو۔ اُنھوں نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر کپڑے دئے اور انھوں نے ہاتھ بڑھا کر پہن لئے۔ حضرت سیدی عبدالرحمٰن نے دریافت کیا کس کے مرید ہو فرمایا میں۔ غلام ہوں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ انھوں نے اپنے دو مریدوں کو بغداد بھیجا کہ حضور سے جا کر عرض کرو۔ بارہ برس سے قرب الٰہی میں حاضر ہوتا ہوں آپ کو نہ جاتے دیکھا نہ آتے اِدھر سے یہ دونوں مرید چلے ہیں کہ ادھر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دو مریدوں سے ارشاد فرمایا ف طفسونج جاؤ۔ راستہ میں شیخ عبدالرحمٰن کے دو آدمی ملیں گے ان کو واپس لے جاؤ اور شیخ عبدالرحمٰن کو جواب دو کہ وہ جو صحن میں ہے کیونکر دیکھ سکتا ہے اس کو جو دالان میں ہے اور وہ جو دالان میں ہے اسے کیونکر دیکھ سکتا ہے جو کوٹھری میں ہے اور وہ جو کوٹھری میں ہے اُسے کیونکر دیکھ سکتا ہے جو نہانخانۂ خاص میں ہو۔ میں نہانخانۂ خاص میں ہوں اور علامت یہ ہے کہ فلاں شب بارہ ہزار اولیاء کو خلعت عطا ہوئے تھے یاد کرو کہ تم کو جو خلعت ملا تھا وہ سبز تھا اور اس پر سونے سے قل ھو اللہ شریف لکھی تھی یہ سن کر شیخ عبدالرحمٰن ف نے سر جھکا لیا اور فرمایا صدق الشیخ عبدُ القادر وھو سلطان الوقت

عرض۔ کانجی ہاؤس کی لاوارث گائے بکری وغیرہ کا نیلام خریدنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ حرام ہے۔

عرض۔ جو شخص مہر قبول کرتے وقت یہ خیال کرے کہ کون ادا کرتا ہے

ف حضور غوثیت کی اطلاع برغیب، ف شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کی شہادت کہ حضور غوثِ اعظم سلطان الوقت ہیں۔

اس وقت تو قبول کر لو پھر دیکھا جائے گا ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا ایسے مرد و عورت قیامت کے روز زانی و زانیہ اٹھیں گے۔

عرض۔ ایک جلسہ میں آریہ و عیسائی اور دیوبندی قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں وہاں دیوبندیوں کا رد نہ چاہیئے۔

ارشاد۔ کیوں۔ کیا ان سے موافقت کی جائے گی۔ حاشا یہ محال ہے اسلام پر اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

عرض۔ آریہ وغیرہ یہ کہیں گے کہ اسلام ہی میں اختلاف ہو گیا۔

ارشاد۔ حاشا اسلام میں اختلاف نہیں اسلام واحد ہے۔ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے۔

وحی کی بحث

عرض واوحینا الی امک ما یوحیٰ اس وحی سے کیا مراد ہے

ارشاد۔ اس کا بیان آگے فرما دیا ان اقذفیہ فی التابوت الخ

عرض۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر انبیا پر بھی وحی آتی ہے

ارشاد۔ یہاں وحی سے مراد وحی الہام ہے دوسری جگہ فرماتا ہے وَاَوْحیٰ رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اس سے بھی الہام مراد ہے وحی شریعت وہ خاص ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے غیر کو نہیں آسکتی (پھر فرمایا) وحی اشارہ سے بات بتانے کو بھی کہتے ہیں کہ فرماتا ہے فَاَوْحیٰ اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

ف مرتد کی موافقت کافر اصلی کی موافقت سے بدتر ہے، ف، وحی شریعت انبیا کے ساتھ خاص ہے۔ ف بعض جگہ وحی سے مراد الہام ہے۔

ف وحی اشارہ سے بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارے سے فرمایا کہ خدا کی تسبیح صبح وشام کرو

عرض۔ کھانے میں برکت اور پانی وغیرہ میں اور انگشتان مبارک سے پانی کا جاری ہونا متواتر ہے۔

ارشاد۔ ہاں یہ اور اس قسم کے وقائع متواتر بالمعنی ہیں صدہا مرتبہ انگشتانِ مبارک سے پانی جاری ہوا تکثیر طعام کے صدہا وقائع ہیں جس سے یہ معجزے متواتر بالمعنی ہو گئے۔

عرض۔ استن حنانہ کا واقعہ بھی متواتر ہے۔

ارشاد۔ اس میں اختلاف ہے بعض نے متواتر لکھا ہے اور ہو تو کوئی عجب نہیں تتبع ایسی چیز ہے جس سے بہت پتہ چل جاتا ہے یہ مسئلہ کہ سجدہ غیر خدا کو حرام ہے۔ اس میں صرف دو حدیثیں مجھے یاد تھیں اجماع سے اس کی حرمت قطعیہ میں نے ثابت کی قرآن عظیم میں کہیں اس کا ذکر نہیں تتبع اس کا کیا تو بہ حدیثیں نکلیں کہ متواتر کی حد سے بھی بڑھ گئیں۔

عرض۔ متواتر ہونے کے لئے کتنی تعداد درکار ہے۔

ارشاد۔ بعض نے تیرہ چودہ حدیثیں فرمائی ہیں بعض نے فرمایا کہ تیس اور یہاں چالیس ہو گئیں۔

عرض۔ انی احرم مابین لابتیھا یہ حدیث حنفیہ کے یہاں

ف تکثیر طعام وآب وجریان آب از انگشتان مبارک متواتر المعنی ہیں۔

ف واقعہ استن حنانہ کا تواتر مختلف فیہ ہے۔ ف سجدہ میتا حرام ہے اس کی حرمت اجماع سے ثابت ہے قرآن عظیم میں اس کا ذکر نہیں چالیس حدیثوں سے اس کی حرمت ثابت۔

ف متواتر کتنی حدیثوں سے ہوتا ہے۔

ہے یا نہیں

ارشاد۔ ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ وہاں (مکہ معظمہ) جزالازم آتی ہے اور یہاں (مدینہ طیبہ) نہیں۔

عرض۔ فاسق اگر مصافحہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ کرنا چاہے تو جائز ہے ابتدا نہ چاہیئے۔

عرض۔ حضور اگر فاسق معلن ہو۔

ارشاد۔ اگرچہ معلن ہو مبتدع سے بچنا چاہیئے۔

عرض۔ زید نے ایک شخص کو پوشیدگی میں گناہ کرتے دیکھا اب اس کے پیچھے اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کر سکتا ہے یہ اپنے کو دیکھے اگر اس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو تو نہ پڑھے حدیث میں ہے تری القذاۃ فی عین اخیک ولاتری الجذع فی عینک (ہاں فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے)

عرض۔ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔

عرض۔ اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو بیت الخلا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ چھپا ہوا ہے جا سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ علیحدہ کردے۔

عرض۔ تمغے جو اسکولوں میں ملتے ہیں۔ اُن پر چہرہ بنا ہوتا ہے اُس کو لگا کر نماز ہو سکتی ہے یا نہیں

ارشاد۔ ہو گی مگر مکروہ تحریمی ہے۔

ابو حنیفہ کہنے کی وجہ

عرض۔ حضور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو حنیفہ کیوں

کہتے ہیں۔

ارشاد۔ حنیف اوراق کو کہتے ہیں۔ حضور کو ابتدا ہی سے لکھنے کا بہت شوق تھا۔

عرض۔ اگر بیچ دریا میں کشتی کھڑی ہو تو اس پر نماز ہو جائے گی۔

ارشاد۔ اگر اُتر نہیں سکتا تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

عرض۔ حضور کشتی تو مستقر ہے۔

ارشاد۔ کشتی پانی پر ہے یا زمین پر۔ پانی پر بے شک مستقر ہے مگر پانی مستقر نہیں۔

عرض۔ کرامت اولیا سے اگر تخت ہوا پر رُک جائے تو اس پر نماز ہو گی یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ اس کے نیچے کی ہوا زمین پر مستقر نہیں ہاں اگر یہ ہو کہ تخت سے زمین تک جتنی ہوا ہے سب منجمد ہو جائے تو ہو جائے گی۔

عرض شمالی میں برف کی کثرت سے دریا ایسے جم جاتے ہیں۔ کہ پھاوڑوں سے کھودے جائیں تب بھی نہ کھدیں اس پر نماز ہو جائے گی

جائز ہے۔

عرض۔ زید کا عمرو سے لین دین ہے اس کا مال لے جا کر اپنی دُکان پر بیچتا ہے اگر وہ مال چوری ہو جائے تو عمرو اس کی قیمت زید سے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ مضارب ہے اور اس کا لین دین مضاربت کے طور پر ہے یعنی یہ کہ اس کا مال لاتا ہے اور جو کچھ نفع ہوتا ہے آدھا یا تہائی اس کو دیتا ہے باقی اپنے آپ لے لیتا ہے تو قیمت نہیں لے سکتا ہاں اگر عمرو سے مول لاتا ہے تو لے سکتا ہے کہ خود اس کا مال چوری ہوا۔

عرض۔ زید نے عمرو کو گوٹے کا تار بنانے کے لئے دیا۔ اس نے بکر کو دیدیا

اُس کے یہاں چوری ہوگیا تو زید عمر سے لے سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ عمرو تو بکر سے نہیں لے سکتا اور زید کو اگر یہ معلوم ہے کہ عمرو دوسرے سے بھی بنوایا کرتا ہے تو یہ بھی نہیں لے سکتا کہ اس کی رضامندی پائی جاتی ہے اور اگر معلوم نہ تھا یا اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ خاص تمہیں بنانا دوسرے کو نہ دینا تو ظاہر اس صورت میں زید کو لے لینے کا اختیار چاہیئے۔

تمّت